R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

فلک نما نیوز

حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

۲۸؍ اگست ۲۰۲۵ء | DATE:28-08-2025 | جلد(13) | شمارہ(32) | قیمت ایک روپیہ | صفحات(12)

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

تلنگانہ کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش سے تباہی، 8افراد بہہ گئے

حیدرا ?باد۔ 27۔اگست۔ تلنگانہ کے اضلاع کاماریڈی اور میدک میں تباہ کن بارش نے ریل' شاہراہوں' کے علاوہ مواضعات کے راستوں کو مسدود کردیا ہےاور کئی علاقے پانی میں محصور ہونے کے سبب عوام کو کشتیوں کے ذریعہ محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔کاماریڈی میں 1071 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔کاماریڈی اور میدک کے کئی مواضعات میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور بھی پانی میں محصور ہوچکے ہیں جنہیں فوری طور پر مدد فراہم کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ دونوں اضلاع میں بارش کے سبب تاحال 8 افراد کے بہہ جانی کی اطلاع ہے جبکہ 2 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ کاماریڈی اور میدک کے علاقوں میں تالابوں کے پشتے ٹوٹنے کے علاوہ پٹریوں کے بہہ جانے اور نشیبی علاقوں میں موجود کلورٹ جوندی اور نالوں پر تعمیر کئے جاتے ہیں ان کے بہہ جانے کے سبب راستے مسدود ہوچکے ہیں۔ کاماریڈی اور میدک کے مختلف مقامات پر سیلاب میں پھنسے ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ضلع میدک میں 2افراد کے بہہ جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جبکہ میدک کے مختلف علاقوں میں موجود پولٹری فارمس میں سیلاب کا پانی داخل ہونے کے نتیجہ میں زائد از10 ہزار مرغیوں کے فوت ہوچکی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ نندی گاما نظام پیٹ منڈل میں موجود پولٹری فارم میں پانی داخل ہونے کے نتیجہ میں مرغیاں فوت ہوچکی ہیں جس کے نتیجہ میں لاکھوں روپئے کا نقصان ہوا ہے۔ضلع انتظامیہ نے دونوں ہی اضلاع میں سیلاب میں پھنسے افراد کے لئے ڈرون کی مدد سے اشیائے تغدیہ کی فراہمی کے اقدامات کئے اور متاثرین تک غذاء پہنچائی گئی۔محکمہ موسمیات کی جانب سے کاماریڈی اور میدک کے لئے ریڈالرٹ جاری کردیا گیا ہے کیونکہ گذشتہ 14 گھنٹوں کے دوران دونوں اضلاع کے مختلف مقامات پر555 ملی میٹر سے زائد بارش ریکارڈ کی جاچکی ہے اور اب بھی موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ موسلا دھار بارش کے نتیجہ میں حکومت نے قومی شاہراہ نمبر 44 کو بند کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے راستوں کو موڑ دیا ہے جبکہ ریل کی پٹریوں کے بہہ جانے کے سبب ٹرینوں کو بھی منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔کاماریڈی کے نظام ساگر منڈل میں برج کے قریب کام کررہے مزدور پانی میں پھنس گئے اورانہوں نے قریب میں موجود پانی کے ٹینکر پر چڑھ کرانہیں بچانے کے لئے مدد طلب کرنی شروع کی کیونکہ اچانک سطح ا?ب میں اضافہ ہونے لگا تھا۔ نظام ا?باد۔حیدرا?باد ریلوے ٹریک رامیشور پلی کے قریب بہہ سے جانے کے سبب ٹرینوں کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ ٹرین کی پٹریوں کے نیچے سے مسلسل پانی کا تیز بہاو? جاری ہے۔اسی طرح ضلع میدک کے دیہی علاقوں میں موجود تانڈوں میں پانی جمع ہونے کے سبب قبائیلی عوام پانی میں محصور ہونے کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں جنہیں محفوظ مقامات تک منتقل کرنے کے اقدامات کو یقینی بنانے کا عمل تیز کیا جاچکا ہے۔ حکومت نے شدید بارش سے متاثرہ اضلاع میں فوری طور پر راحت کاری اقدامات کا ا?غاز کرنے کے لئے ایس ڈی ا?رایف اور این ڈی ا?رایف کو متحرک کردیا ہے۔چیف منسٹر مسٹر اے ریونت ریڈی نے بیشتر اضلاع میں مسلسل بارش کے پیش نظر جائزہ اجلاس منعقد کرتے ہوئے تمام محکمہ جات کے عہدیداروں کو خصوصی ہدایات جاری کردی ہیں جبکہ ضلع کاماریڈی اور میدک میں ریڈ الرٹ کے سبب 28 اگسٹ کو تعطیل کا اعلان کردیا گیا ہے۔ضلع کاماریڈی کا شاہراہ کے ذریعہ حیدرا?باد سے رابطہ منقطع ہوگیا ہے کیونکہ عہدیداروں نے قومی شاہراہ نمبر 44 پر جنگم پلی میں شاہراہ پر پانی کے تیز بہاو? کو دیکھتے ہوئے ٹریفک کو مسدود کرنے کے احکام جاری کردیئے ہیں جبکہ کاماریڈی سے نظام ا?باد جانے والی سڑک پر بھی کئی راستوں کو بند کردیا گیا ہے۔ضلع کاماریڈی کے مواضعات میں موجود مختلف محکمہ جات کی جانب سے چلائے جانے والے اقامتی اسکولوں میں پانی داخل ہونے کے سبب طلبہ پانی میں محصور ہوگئے تھے جنہیں محفوظ مقامات کو منتقل کردیا گیا۔ ناگی ریڈی پیٹ میں واقع بوائز ہاسٹل میں پھنسے طلبہ کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے اقدامات کئے گئے۔میدک میں مختلف مواضعات کو جوڑنے والی سڑکوں کے بہہ جانے کے نتیجہ میں مواضعات کے درمیان راستے منقطع ہوچکے ہیں۔میدک اور سنگاریڈی میں بھی مسلسل موسلا دھار بارش کے نتیجہ میں لکشما پور سڑک کو بند کردیا گیا کیونکہ کئی تالابوں کے لبریز ہونے کے بعد مختلف علاقوں میں پانی کا تیز بہاو?ب دیکھا جانے لگا ہے علاوہ ازیں تالابوں کے پشتوں میں پیدا ہونے والی دراڑوں کے سبب نشیبی علاقوں میں پانی تیزی سے جمع ہونے کی شکایات موصول ہورہی ہیں۔محکمہ ا?بپاشی کے عہدیداروں نے بتایا کہ سنگور میں44000 کیوزک پانی جمع ہونے لگا ہے اور اس رفتار کو دیکھتے ہوئے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ سنگور ڈیم کے ذریعہ22500 کیوزک پانی کے اخراج کے اقدامات کئے جائیں۔سنگور سے پانی کے اخراج کی رفتار میں پیدا کی جانے والی تیزی کے نتیجہ میں نشیبی علاقوں میں مزید پانی جمع ہونے کا امکان ہے۔ضلع میدک کے رامائن پیٹ منڈل میں ایس سی ویمنس ڈگری کالج جو کہ اقامتی اسکول و کالج ہے اس میں 350 سے زائد طالبات پانی جمع ہونے کے سبب پھنس چکی تھیں جنہیں ڈی ا?رایف کے عملہ نے محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے اقدامات کئے۔محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست کے کئی اضلاع کاماریڈی' میدک' سنگاریڈی' سرسلہ' سدی پیٹ میں گذشتہ شب سے جاری موسلا دھار بارش کے نتیجہ میں کئی نشیبی علاقہ زیرا?ب ا?نے لگے ہیں۔ضلع میدک میں گذشتہ 14 گھنٹوں کے دوران پدا شنکرم پیٹ میں 204 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ ٹیکمال میں200 ملی میٹر بارش ریکارڈ کئے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں اور کہا جارہا ہے کہ ا?ئندہ 24 گھنٹوں کے لئے میدک میں بھی ریڈ الرٹ جاری کردیا گیا ہے اور محکمہ موسمیات کی جانب سے کی جانے والی پیش قیاسی کے مطابق موسلا دھار بارش کا سلسلہ ا?ئندہ 24 گھنٹوں کے دوران جاری رہے گا۔ضلع میدک میں مجموعی اعتبار سے116 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ سنگاریڈی میں70 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے اور سدی پیٹ میں60 ملی میٹر سے زائد بارش ریکارڈ کی جاچکی ہے جس کے نتیجہ میں نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی شکایات موصول ہورہی ہیں۔محکمہ موسمیات نے جو الرٹ جاری کیا ہے اس کے مطابق تلنگانہ کے بیشتر تمام اضلاع ورنگل' ونپرتی' وقارا?باد' حیدرا?باد' رنگاریڈی' ملکاجگری۔میڑچل' نارائن پیٹ' نلگنڈہ' کمرم بھیم ا?صف ا?باد' کھمم' جنگاو?ں' جگتیال' جئے شنکر بھوپل پلی' پداپلی' راجنا سرسلہ' منچریال' محبوب نگر' محبوب ا?باد' جوگولامبا گدوال' ناگر کرنول' ملوگو کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی ا?ئندہ24 گھنٹوں کے دوران موسلا دھار بارش ریکارڈ کئے جانے کا امکان ہے۔

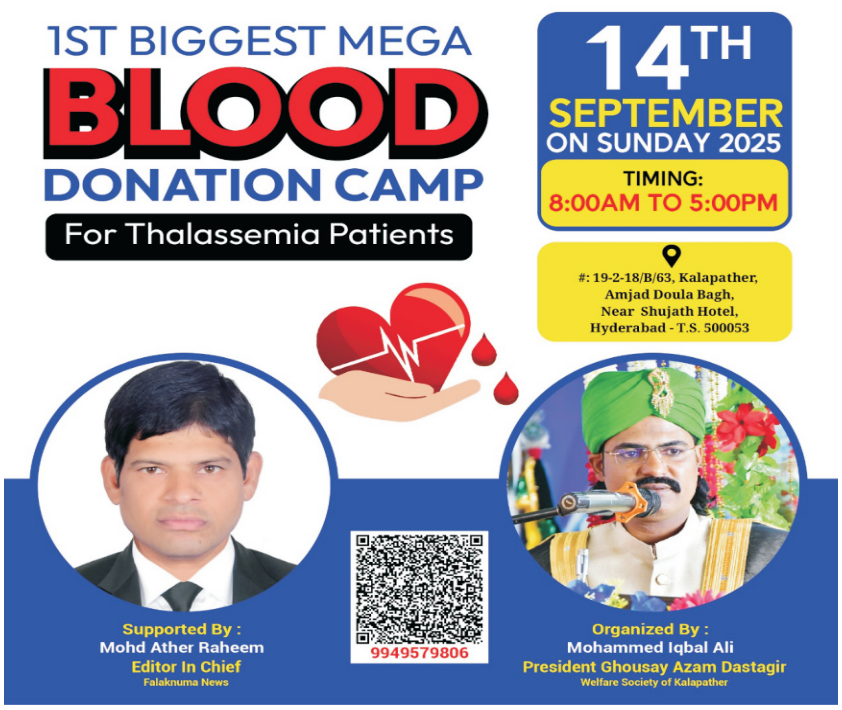

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

انگلینڈ: پرچم لہرانے کی مہم باعث فخر یا تشویش کا سبب؟

سرخ اور سفید سینٹ جارج کراس اور یونین جیک پرچم حالیہ ہفتوں میں انگلینڈ کی سڑکوں پر نمایاں طور پر لہرائے جا رہے ہیں۔ حامیوں کے مطابق یہ قومی فخر کا اظہار ہے مگر ناقدین اسے بڑھتی ہوئی تارکینِ وطن مخالف سوچ کہہ رہے ہیں۔ پرچم لہرانے کی یہ مہم سیاسی طور پر تنا والے ایک ایسے ماحول میں شروع ہوئی جب برطانیہ میں ''مائیگریشن بحث کا مرکزی موضوع ہے۔ 'یوگوو کے ماہانہ سروے کے مطابق جون کے آخر سے عوام کی سب سے بڑی تشویش معیشت نہیں بلکہ امیگریشن بن گئی ہے۔ لندن کے ایک چوراہے، جسے انگلش پرچم کے رنگوں سے رنگا گیا تھا، پر کھڑی بارٹینڈر بتیس سالہ لیوی مک کارتھی نے کہا، ''یہ ہمارا پرچم ہے، ہمیں فخر کے ساتھ اسے لہرانے کا حق ہے۔ دنیا کے ہر ملک کو یہی حق حاصل ہے، تو مسئلہ کیا ہے؟ برطانیہ میں قومی پرچم عام طور پر سرکاری عمارتوں پر لہرائے جاتے ہیں، اور کھیلوں، شاہی یا فوجی تقریبات کو چھوڑ کر گلی کوچوں میں یہ منظر شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ تاہم حالیہ ہفتوں میں پرچموں کے نمودار ہونے کے ساتھ ساتھ ان ہوٹلوں کے باہر مظاہرے بھی شروع ہو گئے ہیں، جہاں پناہ گزین ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہ مہم سوشل میڈیا سے تقویت پا رہی ہے اور بظاہر برمنگھم کی ایک تنظیم ''ویولی واریئرز کے ذریعہ شروع ہوئی، جو اب مختلف گروہوں کو مزید پرچم لگانے پر اکسا رہی ہے۔ یہ گروپ اپنے فنڈ ریزنگ پیج پر خود کو ''پرفخر انگریز کہتا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ اپنی تاریخ، آزادیوں اور کامیابیوں پر فخر ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم انہوں نے پرچم لگانے کی وجوہات کی مزید وضاحت نہیں پیش کی۔ سن انیس سوستر کی دہائی میں یونین جیک کو انتہائی دائیں بازو کی جماعت ''نیشنل فرنٹ نے اختیار کیا اور سفید فام بالادستی کی علامت کے طور پر فروغ دیا، جبکہ سینٹ جارج کا صلیب انگلش فٹ بال ہلڑ بازوں اور انتہا پسند گروہوں نے اپنایا۔ اسی پس منظر میں بعض لوگ پرچم کو حب الوطنی کی علامت سمجھتے ہیں، لیکن تارکینِ وطن برادریوں اور نسلی طور پر متنوع پس منظر رکھنے والے افراد کو خدشہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ باون سالہ اسٹینلی اورونسائے، جو نائجیریا سے تعلق رکھنے والے ہوٹل ورکر ہیں اور آئیل آف ڈاگز میں رہتے ہیں، نے کہا کہ لوگوں کو ہجرت پالیسی پر اپنی رائے دینے کا حق ہے، بشرطیکہ وہ قانون کے دائرے کے اندر رہیں۔ تاہم انہوں نے بھی بے چینی کا اظہار کیا۔ '' تشویش یہ ہے کہ اگر یہ بڑھا تو کوئی اور رخ اختیار کر سکتا ہے۔ جب قوم پرستی کا لہجہ بدل جائے تو یہ فکر انگیز ہے۔ پچیس سالہ جیسن نے کہا کہ پرچم ''انگلش ثقافت واپس لانے کی کوشش ہے۔ ہمیں اپنی ثقافت سے زیادہ دوسروں کی ثقافت نظر آ رہی ہے۔ حالیہ ہفتوں میں ہوٹلوں کے باہر پناہ گزینوں کے خلاف مظاہرے اس وقت بھڑک اٹھے جب لندن کے شمال میں ایک ہوٹل میں رہائش پذیر ایتھوپین پناہ گزین پر جنسی حملے کا الزام لگا۔ وہ اس الزام سے انکار کرتا ہے۔ یہ پچھلی گرمیوں میں ہونے والے فسادات کی یاد دلاتا ہے، جب ٹیلر سوئفٹ سے منسوب ایک ڈانس ایونٹ میں تین کمسن لڑکیوں کے قتل کے بعد برطانیہ کے کئی شہروں میں پناہ گزینوں اور نسلی اقلیتوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ وزیرِ اعظم کیئر اسٹارمر نے اس وقت کہا تھا کہ تشدد ''انتہائی دائیں بازو کے غنڈوں کی کارستانی ہے۔ جب ان سے پرچم لگانے کی تحریک کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کے ترجمان نے کہا کہ وزیرِ اعظم پرچموں کو قومی ورثے اور اقدار کی علامت سمجھتے ہیں، مگر تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ لوگ انہیں تنازعہ کھڑا کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ مقامی کونسلوں نے حفاظتی وجوہات کے باعث پرچم ہٹا دیے ہیں۔ ٹاور ہیم لیٹس کونسل نے کہا کہ نجی جائیداد پر پرچم لگائے جا سکتے ہیں لیکن اگر انہیں کونسل کی عمارت پر لگایا گیا تو ہٹا دیا جائے گا۔ بیان میں کہا گیا، ''ہمیں علم ہے کہ کچھ لوگ جو پرچم لگا رہے ہیں وہ ہمارے علاقے سے تعلق نہیں رکھتے اور باہر سے آ کر تفریق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پرچم لگانے کی مہم کو، نائجل فراج سمیت، کئی سیاست دانوں کی حمایت حاصل ہے۔ سابق بریگزٹ مہم کار، نائجل فراج کی جماعت ریفارم یو کے رائے عامہ کے سروے میں سرفہرست ہے۔ کنزرویٹیو پارٹی کے رہنما رابرٹ جینرک نے پرچم ہٹانے والی کونسلوں کو ''برطانیہ مخالف کونسلیں قرار دیا اور ایکس پر لکھا، ''ہمیں یونین جیک کے تحت ایک ملک ہونا چاہیے۔ امریکی ارب پتی ایلون مسک نے بھی اپنے پلیٹ فارم ایکس پر انگلینڈ کے پرچم کی تصویر پوسٹ کی۔ آئیل آف ڈاگز میں، جو مشرقی لندن میں کینری وارف کے قریب واقع ہے، زیادہ تر پرچم بریٹانیا ہوٹل کے قریب نظر آئے، جو پناہ گزینوں کے لیے مخصوص حکومتی ہوٹل ہے اور مظاہروں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چھبیس سالہ بھارتی نژاد شریا جوشی، جو اس علاقے میں رہتی ہیں، نے کہا کہ وہ اب بھی ان پرچموں کے اصل مقصد کے بارے میں غیر یقینی ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر یہ تارکینِ وطن برادری کے لیے کوئی پیغام ہے یا اس نوعیت کی کوئی بات ہے، تو یہ زیادہ خوشگوار نہیں ہے۔

جب ڈیٹنگ کی ایک محفوظ ایپ ہیک ہونے سے ہزاروں خواتین کی تصاویر اور لوکیشن لیک ہو گئیں

سیلی کے سابقہ بوائے فرینڈ ہر جگہ ان کا پیچھا کرتے تھے۔ تعلق ختم ہونے کے بعد بھی وہ سیلی کے دفتر یا دوستوں کے گھر پہنچ جاتے تھے۔ انھیں مجبور ہو کر گھر بدلنا پڑا۔ پھر سیلی نے زندگی کے سفر میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا اور وہ ڈیٹنگ کی دنیا میں واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران وہ انتہائی محتاط رہیں۔ وہ ایک نئی ایپ کا حصہ بن گئیں جہاں خواتین لڑکوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتی ہیں اور ڈیٹنگ کے دوران جو ان پر گزری، وہ سب بھی شیئر کر سکتی تھیں۔ امریکہ میں قائم ٹی ڈیٹنگ ایڈوائس ایپ کے صارفین اس بات کی نشاندہی کر سکتے تھے کہ آیا ممکنہ پارٹنر شادی شدہ ہیں یا جنسی جرائم میں ملوث ہیں۔ یہ ایپ جعلی شناخت استعمال کرنے والے لوگوں کے خلاف جانچ پڑتال کے لیے ریورس امیج سرچ کر سکتی تھی۔ اس ایپ پر مردوں کی گرین فلیگ یا ریڈ فلیگ کے ذریعے درجہ بندی کی جا سکتی تھی اور غیر مصدقہ گپ شپ کی بھی اجازت تھی۔ یہ جلد امریکہ میں سرفہرست ایپ بن گئی۔ اطلاعات کے مطابق 10 لاکھ سے زیادہ صارفین اس ایپ کا حصہ بن گئے۔ سیلی (شناخت کے تحفظ کے لیے فرضی نام) نے سوچا کہ یہ پڑھنا دلچسپ ہو گا کہ ان کے علاقے میں مردوں کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے لیکن ان کے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ یہاں لوگوں کے بارے میں اندازے لگائے جاتے ہیں اور بعض معلومات ناقابل بھروسہ ہیں۔ جولائی کے اواخر میں یہ ایپ ہیک ہو گئی۔ لیک ہونے والی 70 ہزار سے زائد تصاویر پوسٹ کی گئیں جن میں ٹی ایپ کا حصہ بننے والی خواتین کی ذاتی شناخت اور سیلفیز بھی شامل تھیں۔ یہ معلومات خواتین مخالف آن لائن گروپس کے ہاتھ لگ گئیں اور چند گھنٹوں کے اندر ہی ان خواتین کے خلاف تضحیک آمیز ویب سائٹس بنائی گئیں۔ سوشل میڈیا پر دو میپس شائع کیے گئے جن میں امریکہ بھر میں 33 ہزار گھروں کی پن لوکیشن شیئر کی گئی تھی۔ خوف میں مبتلا سیلی نے اپنے گھر کی تلاش شروع کر دی۔ ان کا ڈر درست ثابت ہوا کیونکہ ان کے گھر کا ایڈریس دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ فکرمند تھیں کہ سابقہ بوائے فرینڈ دوبارہ ان کا تعاقب کر سکتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ پہلے نہیں جانتے تھے کہ میں کہاں رہتی ہوں یا کہاں کام کرتی ہوں۔ میں نے سب چھپانے کے لیے کافی محنت کی تھی۔ انھوں نے کہا کہ اب پھر سے میں بہت پریشان ہوں۔ بی بی سی نے گوگل کو ان دو نقشوں کے بارے میں آگاہ کیا جو گوگل میپس پر بنائے گئے تھے۔ ان میں خواتین کے ناموں کے بجائے صرف ان کے گھروں کے ایڈریس تھے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ ہیکرز نے ہراسانی کے خلاف ان کی پالیسی کی خلاف ورزی کی اور اب یہ میپس حذف کر دیے گئے ہیں۔ 10 سے زیادہ خواتین نے ایپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ ٹی ایپ کے ایک ترجمان نے کہا کہ وہ ان صارفین کی شناخت پر کام کر رہے ہیں جن کی ذاتی معلومات لیک ہوئی ہیں۔ ترجمان کے مطابق ان صارفین سے پیشرفت سے متعلق مکمل تفصیلات شیئر کی جائیں گی اور انھیں قانون کے عین مطابق متعلقہ خدمات پیش کی جائیں گی۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ انھوں نے موجودہ ممبر شپ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے وسائل میں اضافہ کیا۔ کمپنی کو اپنی تیار کردہ ایپ اور اس کے مشن پر فخر ہے۔ اس خلاف ورزی کے بعد سے بی بی سی کو ایسی ویب سائٹس، ایپس اور حتی کہ ایک گیم بھی ملی ہے جس میں لیک ہونے والے ڈیٹا کو دکھایا گیا ہے۔ یہاں خواتین کے خلاف بدزبانی کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس گیم میں خواتین کی جانب سے جمع کرائی گئی سیلفیز کو نمایاں طور پر ظاہر کیا گیا۔ صارفین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی پسند کی سیلفی پر کلک کریں، جس میں ٹاپ 50 اور باٹم 50 کی درجہ بندیاں شامل ہیں۔ اسی طرح صارفین سوشل میڈیا پر خواتین کی باڈی شیمنگ کرتے ہیں۔ بی بی سی کی جانب سے ویب سائٹ بنانے والے کی شناخت نہیں کی جا سکی۔ اب مردوں میں کے لیے بھی ایسی ایپس بنائی جا رہی ہیں لیکن اس کی وجہ تحفظ نہیں بلکہ خواتین کے خلاف تضحیک آمیز تبصرے کرنا ہے۔ بی بی سی کی جانب سے دیکھی گئی سکرین ریکارڈنگ میں صارفین خواتین پر جنسی نوعیت کے تبصرے کرتے ہیں اور ایپس میں رضامندی کے بغیر خواتین کی تصاویر پوسٹ کرتے ہیں۔ بی بی سی نے میسجنگ ایپ ٹیلی گرام پر مردوں کے لیے 10 سے زائد ٹی گروپس کی نشاندہی بھی کی، جہاں وہ خواتین کی جنسی نوعیت کی اور بظاہر مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ تصاویر شیئر کرتے ہیں۔ وہ خواتین کے سوشل میڈیا ہینڈل شیئر کرتے ہیں، جس سے ان خواتین کی شناخت ظاہر ہوتی ہے۔ ٹیلی گرام کے ایک ترجمان کا کہنا تھا کہ غیر قانونی پورنوگرافی واضح طور پر ممنوع ہے اور نشاندہی کرنے پر ہٹا دی جاتی ہے۔ ایک متاثرہ خاتون کے وکیل جان یانچونس نے کہا کہ انھیں بڑے پیمانے آن لائن بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ اس سے انھیں بہت زیادہ جذباتی تکلیف ہوئی اور ان کی تضحیک کی گئی۔ یہ حیرت کی بات نہیں کہ اس لیک کو استحصال کے لیے استعمال کیا گیا۔ جب سے اس ایپ کی مقبولیت میں اضافہ ہو، تب سے یہاں مردوں پر تنقید بڑھی تھی۔ اس لیک سے ہتک عزت اور بغیر رضامندی کے مواد کی تشہیر ممکن ہوئی۔ مردوں کے گروپ اس ایپ کو سرے سے ختم کرنا چاہتے تھے مگر جب انھیں ہیک کا پتا چلا تو انھوں نے اسے انتقام کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سینٹر فار کاؤنٹرنگ ڈیجیٹل ہیٹ کی محقق کیلم ہوڈ کہتی ہیں کہ اس لیک کو خواتین مخالف گروپس نے ایک بڑے مقصد کی کامیابی قرار دیا اور اس پر فخر بھی کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ 23 جولائی سے 12 اگست تک فورچن پر 12 ہزار سے زائد پوسٹس میں اس لیک کا حوالہ دیا گیا۔ فورچن ایک میسج بورڈ ہے جس پر انتہا پسند مواد شائع ہوتا ہے۔

بھارت کا ایشیا کے امیر ترین شخص کے بیٹے کے زیرِ انتظام چڑیا گھر کی تحقیقات کرنے کا فیصلہ

بھارت کی سپریم کورٹ نے ایشیا کے امیر ترین شخص مکیش امبانی کے بیٹے کے قائم کردہ ایک وسیع نجی چڑیا گھر کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ ان پر جانوروں کی غیر قانونی درآمد اور مالی بدانتظامی کے الزامات ہیں۔ "جنگلی جانوروں کے لیے دنیا کا سب سے بڑا ریسکیو مرکز " کہلانے والے ونتارا کو انت امبانی چلاتے ہیں جو کثیر القومی کمپنی ریلائنس انڈسٹریز کے ارب پتی سربراہ مکیش امبانی کے بیٹے ہیں۔ بھارت کی مرکزی چڑیا گھر اتھارٹی کے مطابق مغربی ریاست گجرات میں یہ مقام 200 سے زیادہ ہاتھیوں کے ساتھ ساتھ 50 ریچھوں، 160 چیتوں، 200 شیروں، 250 تیندووں اور 900 مگرمچھوں کا مسکن ہے۔ جنگلی حیات کے کارکنان نے اس سہولت پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ خطرے سے دوچار انواع کو تپتے ہوئے چٹیل میدانوں میں رہائش دے رکھی ہے جو ایک دیوہیکل آئل ریفائنری کمپلیکس کے برابر میں ہے اور ان جانوروں کو جنگل میں واپس بھیجنے کا کوئی منصوبہ ہے۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے پیر کو کہا کہ اس نے ریٹائرڈ ججوں کی سربراہی میں ایک پینل کو جانوروں خاص طور پر ہاتھیوں کے مبینہ غیر قانونی حصول، جنگلی حیات کے ضوابط کی دیگر خلاف ورزیوں اور منی لانڈرنگ کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ "ہم ایک آزاد اور حقیقت پر مبنی تفتیش کو مناسب سمجھتے ہیں۔" نیز کہا گیا ہے کہ ٹیم "ونیٹی یا جانوروں کو نجی طور پر رکھنے سے متعلق شکایات "اور اس بات کا بھی جائزہ لے گی کہ آیا گجرات کی شدید آب و ہوا جانوروں کے لیے موزوں نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس نے یہ حکم میڈیا رپورٹس اور جنگلی حیات کی تنظیموں کی شکایات پر مبنی درخواستوں کے بعد جاری کیا۔ مارچ میں جرمن اخبار Suddeutsche Zeitung نے اطلاع دی کہ ونتارا نے مختلف ممالک سے 2024 میں تقریبا 39,000 جانور درآمد کیے جن میں جمہوریہ کانگو، متحدہ عرب امارات اور وینزویلا شامل ہیں۔ چڑیا گھر کے مطابق سہولت کے درجنوں ہاتھیوں کو پورے بھارت سے ہزاروں کلومیٹر دور خصوصی ٹرکوں میں وہاں پہنچایا گیا۔ ونتارا نے منگل کو ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ تحقیقاتی ٹیم کے ساتھ " مکمل تعاون " کرے گا اور "شفافیت، ہمدردی اور قانون کی مکمل تعمیل کے لیے پرعزم ہے۔" "ہمارا مشن اور توجہ جانوروں کا بچا، بحالی اور نگہداشت پر ہے، "اس نے کہا۔ چڑیا گھر ان کئی مقامات میں شامل تھا جو 2024 میں انت امبانی کی شادی کی کثیر روزہ شاندار تقریبات کے لیے استعمال ہوئے۔ پاپ سٹارز ریانا، جسٹن بیبر اور کیٹی پیری کی نجی پرفارمنس سے آراستہ ان تقریبات سے ازدواجی اسراف کے ایک نئے معیار کی نشان دہی ہوئی۔

ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 2030 تک 300 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی، بائیو ای 3 (معیشت ، ماحولیات اور روزگار کے لیے بائیو ٹیکنالوجی) پالیسی کے ایک سال کے موقع پر، سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج نوجوانوں کے لیے بائیوای3 چیلنج اور ملک کے پہلے نیشنل بائیو فاؤنڈری نیٹ ورک کا آغاز کیا اور اسے بائیو ٹیکنالوجی کو ہندوستان کی معیشت ، ماحولیات اور روزگار کا محرک بنانے کی طرف ایک قدم قرار دیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 2014 میں صرف 10 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2024 میں 165.7 ارب ڈالر ہوگئی ہے اور اب ہم 2030 تک 300 ارب ڈالر کے ہدف کو حاصل کرنے کی طرف کام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے بائیوٹیکنالوجی کے شعبے نے بائیو ای 3 پالیسی کے تحت گزشتہ سال کے دوران تیزی سے پیش رفت کی ہے، جس سے ملک کی حیاتیاتی معیشت کی تشکیل کرنے والے کئی اہم سنگ میل حاصل ہوئے ہیں۔ بائیوای 3 کے ایک سال: پالیسی سے لے کر عمل تک کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ محکمہ بائیوٹیکنالوجی (ڈی بی ٹی) نے اپنے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر نئے ادارے قائم کیے ہیں، مشترکہ تحقیقی اقدامات شروع کیے ہیں اور مختصر وقت میں قومی اور بین الاقوامی شراکت داری قائم کی ہے۔ قابل ذکر کامیابیوں میں، وزیر موصوف نے موہالی میں ہندوستان کے پہلے بائیو مینوفیکچرنگ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح، ملک بھر میں بائیو آرٹیفیشل انٹیلی جنس ہبس ، بائیو مینوفیکچرنگ ہبس اور بائیو فاؤنڈریز کے قیام اور سیل اور جین تھراپی، کلائمیٹ اسمارٹ ایگریکلچر، کاربن کیپچر اور فنکشنل فوڈز جیسے جدید شعبوں کا احاطہ کرتے ہوئے ایک درجن سے زیادہ مشترکہ تحقیقی کالز کے آغاز پر روشنی ڈالی۔ ڈی بی ٹی کو پہلے ہی ان زمروں کے تحت 2,000 سے زیادہ تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے خلائی بائیوٹیکنالوجی اور بائیو مینوفیکچرنگ میں تعاون کے لیے ڈی بی ٹی اور انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے درمیان دستخط شدہ مفاہمت نامے کے ساتھ ساتھ ترجیحی منصوبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اس سال کے شروع میں، گگنیاتری گروپ کیپٹن سبھانشو شکلا کے ذریعے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر ڈی بی ٹی کی مدد سے تین تجربات کیے گئے تھے۔ ریاستی سطح پر، ڈی بی ٹی نے مرکز اور ریاست کی شراکت داری کا آغاز کیا ہے، جس میں ریاست کے لیے لائحہ عمل کے ساتھ بائیو ای 3 سیل قائم کرنے کے لیے آسام کے ساتھ ایک مفاہمت نامہ بھی شامل ہے۔ عالمی محاذ پر، 52 ممالک میں ہندوستان کے مشنوں نے بائیوای 3 پالیسی پر ان پٹ شیئر کیے ہیں، جس میں ڈی بی ٹی اور وزارت خارجہ فالو اپ اقدامات پر کام کررہے ہیں۔ تقریب کے ایک حصے کے طور پر، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نوجوانوں کے لیے بائیوای 3 چیلنج کا بھی آغاز کیا- جو کہ ''ڈیزائن مائکروبس ، مالیکیولز اینڈ مور'' کے موضوع کے تحت نوجوان اختراع کاروں کے لیے ایک ملک گیر کال ہے۔ اس پہل کی وضاحت ڈی بی ٹی کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش گوکھلے نے کی ہے، جس میں اسکول کے طلباء (درجہ 6-12) یونیورسٹی کے طلباء ، محققین ، اساتذہ ، اسٹارٹ اپس اور ہندوستانی شہریوں کو صحت، زراعت، ماحولیات اور صنعت میں چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے محفوظ حیاتیاتی حل تیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ چیلنج کا اعلان اکتوبر 2025 سے شروع ہونے والے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو کیا جائے گا، جس میں 10 سرِفہرست حلوں میں سے ہر ایک کو شناخت اور رہنمائی کے ساتھ 1 لاکھ روپے کا نقد انعام دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، 100 منتخب ایوارڈ یافتگان 25 لاکھ روپے تک کی فنڈنگ کے اہل ہوں گے، جو بی آئی آر اے سی کے ذریعے دو قسطوں میں فراہم کیے جائیں گے، تاکہ ان کے خیالات کو پروف آف کانسپٹ حل میں تبدیل کیا جا سکے۔ ان پروجیکٹوں سے پورے ہندوستان میں برکس پلس اداروں میں سہولیات اور انکیوبیشن سپورٹ تک رسائی حاصل ہوگی۔ اس پروگرام کا مقصد نچلی سطح کے اختراع کاروں کو بااختیار بنانا، نوجوانوں کی قیادت میں تبدیلی کو فروغ دینا اور پائیدار اور خود کفیل حیاتیاتی معیشت کی طرف ہندوستان کے سفر کو مضبوط کرنا ہے۔ نوجوانوں کے لیے بائیوای3 چیلنج ڈیزائن فریم ورک میں راسخ ہے، جو شرکاء کو حقیقی ضروریات کی وضاحت کرنے، ثبوت پہلے حل بنانے، ڈیزائن کے ذریعے پائیداری کو یقینی بنانے، دیگر ٹیکنالوجیز اور پالیسیوں کے ساتھ انضمام کو آگے بڑھانے، مارکیٹ میں جانے کی حکمت عملی تیار کرنے اور ملازمتوں، شمولیت اور مساوی رسائی میں قابل پیمائش نتائج کے ذریعے خالص مثبت اثر پیدا کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ وزیر موصوف نے پہلے نیشنل بائیو فاؤنڈری نیٹ ورک کے آغاز پر بھی زور دیا، جس میں چھ ادارے شامل ہیں، جو تصور کے ثبوت کی ترقیات کو بڑھانے ، مقامی بائیو مینوفیکچرنگ کو بڑھانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد کریں گے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، ''ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 2014 میں صرف 10 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2024 میں 165.7 ارب ڈالر ہوگئی ہے اور اب ہم 2030 تک 300 ارب ڈالر کے ہدف کو حاصل کرنے کی جانب کام کررہے ہیں۔'' انہوں نے نوجوان ہندوستانیوں سے اپیل کی کہ وہ نوجوانوں کے لیے بائیوای 3 چیلنج میں سرگرمی سے حصہ لیں، جو انھیں محفوظ اور پائیدار بائیوٹکنالوجی ایجادات کے لیےخیالات کی دعوت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات زراعت اور صحت کی دیکھ بھال سے لے کر توانائی اور ماحولیاتی تحفظ تک مختلف شعبوں میں شہریوں تک فوائد کو یقینی بناتے ہوئے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے ایک ستون کے طور پر بائیوٹیکنالوجی کو مضبوط کرنے کے حکومتی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ حکومت ہند کے پرنسپل سائنسی مشیر پروفیسر اجے کمار سود نے کہا کہ بائیو ای 3 پالیسی کے ذریعے، ہندوستان نے صحت عامہ کو آگے بڑھانے، ماحولیات کی حفاظت اور آب و ہوا کی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے بائیوٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک سبز، صاف اور خوشحال ملک کی تعمیر کی طرف ایک اسٹریٹجک قدم اٹھایا ہے، اس طرح ایک آتم نربھر بھارت کے وژن میں حصہ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیاتیات اب ایک الگ تھلگ شعبہ نہیں رہا، بلکہ انجینئرنگ، فن تعمیر اور خلائی سائنس کے ساتھ تیزی سے یکجا ہو رہا ہے، جس سے بائیو فیلک شہری ڈیزائن، کائی پر مبنی کاربن کیپچر، جینیاتی طور پر تیار کردہ پودے، بائیوڈیگریڈیبل پلاسٹک، مصنوعی اعضاء ، آرگن آن اے چپ سسٹم اور خلائی حیاتیات کے تجربات جیسے اختراعات کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ آرٹیفیشل جنرل انٹیلی جنس (اے جی آئی) جیسے ابھرتے ہوئے ٹولز کے ساتھ حیاتیات کا امتزاج ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے کیریئر کے نئے اور بامعنی راستے کھولتا ہے، پروفیسر سود نے زور دے کر کہا کہ ملک کی مضبوط ایس ٹی ای ایم بنیاد اور محکمہ بائیوٹیکنالوجی کی قیادت کے ساتھ، بائیوای 3 تحقیق اور ترقی کو تیز کرے گا، روزگار پیدا کرے گا اور ایک پائیدار حیاتیاتی معیشت کی تعمیر کرے گا، جو ہندوستان کے مستقبل کی تشکیل کرے گا۔ اس تقریب میں ڈاکٹر الکا شرما، سینئر ایڈوائزر، ڈی بی ٹی؛ ڈاکٹر جتیندر کمار، مینجنگ ڈائریکٹر، بی آئی آر اے سی نے بھی خطاب کیا، جنہوں نے بائیوای 3 پالیسی کے مستقبل کے کورس کے بارے میں بصیرت کا اشتراک کیا۔

سمندری اکاؤنٹس کی ترقی پر ساحلی ریاستوں کی صلاحیت سازی پر ورکشاپ 29 اگست 2025 کو کوچی میں منعقد کی جائے گی

شماریات اور پروگرام کے نفاذ کی وزارت (ایم او ایس پی آئی) کا قومی شماریاتی دفتر (این ایس او) ڈائریکٹوریٹ آف اکنامکس اینڈ سٹیٹسٹکس (ڈی ای ایس) کیرالہ کے اشتراک سے 29 اگست 2025 کو کوچی ، کیرالہ میں ''سمندری اکاؤنٹس کی ترقی پر ساحلی ریاستوں کی صلاحیت سازی'' کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کررہا ہے۔ ورکشاپ کا بنیادی مقصد ساحلی ریاستوں کو اپنے سمندری اکاؤنٹس بنانے کی ترغیب دینا ہے، جو ایس ای ای اے فریم ورک کے مطابق بین الاقوامی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے قومی سطح کے سمندری اکاؤنٹس کی ترقی کے قابل بنائے گا۔ ایم او ایس پی آئی نے 22 جنوری 2025 کو ''اوشین ایکوسسٹم اکاؤنٹس ان انڈیا: اے فریم ورک (اے رپورٹ بائی دی ایکسپرٹ گروپ)'' بھی جاری کیا ہے۔ یہ مختلف سمندری ماحولیاتی نظاموں کی حد، حالت ، خدمات اور اثاثوں کے حسابات کے تحت پیرامیٹرز پر ماحولیاتی اور اقتصادی اعداد وشمار کو مربوط کرنے کے لیے ایک راستہ فراہم کرتا ہے، جس سے باخبر فیصلہ سازی میں آسانی ہوتی ہے، جو ہندوستان میں پائیدار سمندری انتظام کے ساتھ ترقی کو متوازن کرتی ہے۔ ورکشاپ میں ایم او ایس پی آئی، ایم او ای ایس ، ڈائریکٹوریٹ آف اکنامکس اینڈ سٹیٹسٹکس (ڈی ای ایس) اسٹیٹ فشریز ڈپارٹمنٹ ،تمام ساحلی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے اسٹیٹ ٹورازم ڈپارٹمنٹ، ہندوستان میں اوشین ایکوسسٹم اکاؤنٹس پر ایکسپرٹ گروپ کے ممبران اور سمندر سے متعلق سرگرمیوں میں مصروف نامور تنظیموں سمیت اسٹیک ہولڈرز کی ایک بڑی تعداد کی شرکت ہوگی۔ اس تقریب میں سکریٹری (شماریات اور پی آئی کی وزارت) ڈائریکٹر جنرل (مرکزی شماریات) اور حکومت کیرالہ کے سینئر افسران سمیت سینئر معزز شخصیات کی موجودگی بھی ہوگی۔ تکنیکی اجلاس I میں سیاق وسباق طے کرنے اور ایس ای ای اے ، رپورٹ ''اوشین ایکوسسٹم اکاؤنٹس ان انڈیا: اے فریم ورک'' اور اوشین اکاؤنٹنگ میں عالمی بہترین طریقوں کا جائزہ فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس سیشن میں کیرالہ کے ساحل کے لیے مخصوص ڈیٹا کی دستیابی اور اوشین اکاؤنٹنگ کے لیے ان ڈیٹا کے مجموعے کے استعمال میں چیلنجز پر بھی بات چیت شامل ہوگی۔ تکنیکی اجلاس II میں ''بلیو اکانومی پاتھ ویز کا اوشین اکاؤنٹنگ سیگمنٹ: تمل ناڈو کا ایک کیس اسٹڈی'' رپورٹ پر ایک پریزنٹیشن پیش کی جائے گی، ساتھ ہی آب و ہوا کی تبدیلی اور سمندری اکاؤنٹنگ ، سمندری جاندار وسائل پر اس کے اثرات، اس کے بعد جدید سمندری سائنس میں اختراعات اور ایک کھلی بحث اور سوال و جواب کا سیشن ہوگا۔

ظلم کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کریں، ظلم نہیں: موہن بھاگوت

نئی دہلی، ۔نئی دہلی کے وگیان بھون میں تین روزہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے لیکچر سیریز پروگرام 'سنگھ کے 100 سال: نئے کشتیج' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے دوسرے دن بدھ کو آر ایس ایس کے سربراہ ڈاکٹر موہن بھاگوت نے ایک لیکچر دیا۔ موہن بھاگوت نے کہا کہ شریف یا شریف لوگوں سے دوستی کرو، جو لوگ اچھے کام نہیں کرتے ہیں ان کو نظر انداز کرو۔ اچھے کاموں کی تعریف کریں، چاہے وہ مخالفین ہی کیوں نہ کریں۔ ظلم کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کریں، ظلم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سچا مذہب وہ ہے جو ہمیشہ شروع، درمیان اور آخر میں سب کو خوشی دیتا ہے۔ جہاں تکالیف پیدا ہوں وہ مذہب نہیں ہے۔ مذہب قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور مذہب کی حفاظت کر کے ہم سب کی حفاظت کرتے ہیں اور مخلوق میں ہم آہنگی کو یقینی بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک رضا کار جانتا ہے کہ ہم ہندو قوم کے لائف مشن کی ترقی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان کا مقصد دنیا کی فلاح و بہبود ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ پہلی عالمی جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کا قیام عمل میں آیا تھا اور دوسری جنگ عظیم کے بعد اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ تیسری جنگ عظیم شاید براہ راست نہ ہوئی ہو لیکن پھر بھی دنیا میں امن نہیں ہے۔ بدامنی ہے اور ظلم بڑھ رہا ہے۔ آر ایس ایس سربراہ نے کہا، سوامی وویکانند کہتے تھے، ہر قوم کے پاس دینے کے لیے ایک پیغام، پورا کرنے کا ایک مشن اور ایک تقدیر ہے۔ بھارت کا مقدر کیا ہے؟ انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان دھرم میں جڑی ہوئی قوم ہے۔ وقتاً فوقتاً، دھرم میں دنیا کی رہنمائی کرنا ہندوستان کا کردار ہے۔ بھارت کو اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اگر دنیا کے موجودہ مسائل کو حل کرنا ہے تو ہم دھرم کے اصولوں پر غور کیے بغیر کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ دھرم میں تبدیلی نہیں ہے۔ دھرم سچ کا اصول ہے جس پر سب کچھ چلتا ہے۔ بیرون ملک آر ایس ایس کی شاخوں نے ہندوؤں کی تین نسلوں کی رہنمائی کی ہے، نظم وضبط کو فروغ دیا ہے، پیداواری زندگی گزارنے میں مدد کی ہے، بری عادتوں سے اجتناب کیا ہے اور خاندانی اور معاشرتی اقدار کو مضبوط کیا ہے۔ موہن بھاگوت نے کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ تحمل کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے نقصانات کی پرواہ نہیں کی ہے۔ یہاں تک کہ جب نقصان پہنچا، اس نے مدد کی پیشکش کی، یہاں تک کہ ان لوگوں کو بھی جنہوں نے اسے نقصان پہنچایا۔ ذاتی انا دشمنی پیدا کرتی ہے، لیکن اس سے آگے انا ہندوستان ہے۔ ہندوستان میں جتنی برائی نظر آتی ہے اس سے چالیس گنا زیادہ اچھائی معاشرے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں کوئی بھی فرد اچھوت نہیں رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنے کام کو جغرافیائی طور پر پھیلانا ہے، گاؤں سے گاؤں، گھر گھر، معاشرے کے ہر سطح تک پہنچنا ہے۔ ہندو خیال کی جڑیں وسودھائیو کٹمبکم میں ہیں، یہ تمام راستوں کو اہمیت دیتا ہے۔ آر ایس ایس سربراہ کا مزید کہنا تھا کہ بھارت کے اکثر پڑوسی علاقے کبھی بھارت کا حصہ تھے، لوگ، جغرافیہ، دریا اور جنگلات ایک جیسے ہیں، نقشے پر صرف لکیریں کھینچی گئی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں کے درمیان تعلق کے احساس کو فروغ دیں۔ بھاگوت نے مزید کہا کہ خاندان کے تمام افراد کو ہفتے میں ایک بار ایک مقررہ وقت پر ملنا چاہیے، گھر میں عقیدت کے ساتھ بھجن گانا چاہیے، گھر کا پکا ہوا کھانا کھانا چاہیے اور تین سے چار گھنٹے بات چیت میں گزارنا چاہیے۔ کوئی حکم نہیں ہونا چاہیے، صرف اس بات پر گفتگو ہونی چاہیے کہ ہم کون ہیں، ہمارے اسلاف، خاندانی روایات، کیا صحیح ہے اور کیا غلط، آج کیا بدل سکتا ہے اور کن چیزوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ آر ایس ایس سربراہ نے کہا کہ میں روزانہ کماتا ہوں اور اپنے اور اپنے خاندان کے لیے خرچ کرتا ہوں، لیکن میں اور میرا خاندان اپنے ملک، سماج اور مذہب کے لیے کیا کرتے ہیں؟ یہ روزانہ کے چھوٹے چھوٹے کام ہیں، جو بچے بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خود انحصاری ہر چیز کی بنیاد ہے۔ ہماری قوم کو ہر معاملے میں خود انحصاری کرنی چاہیے اور یہ کوشش گھر سے شروع ہونی چاہیے۔

پہلے نوکریوں میں تقسیم تھی، قابل نوجوان امتیازی سلوک کا شکار تھے: سی ایم یوگی

لکھنؤ، ۔چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش بیمارو ریاست نہیں ہے، لیکن بے ایمان سیاسی پارٹیوں نے اسے بیمارو ریاست بنا دیا ہے۔ کرپشن اور تقسیم کی سیاست نے اس خوشحال ریاست کو شناخت کے بحران میں دھکیل دیا تھا۔ 2017 سے پہلے تقرریوں میں تقسیم تھی اور اہل امیدوار امتیازی سلوک اور بدعنوانی کا شکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ 1947 کے بعد 1960 تک یوپی ملک کی سرکردہ ریاست تھی جس کا حصہ 14 فیصد سے زیادہ تھا۔ لیکن، زوال 1960 کے بعد شروع ہوا اور 1990 کے بعد اس میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ 2017 تک، یوپی کا حصہ 8 فیصد سے بھی کم رہ گیا۔ سی ایم یوگی بدھ کو لوک بھون آڈیٹوریم میں ایک منصفانہ اور شفاف بھرتی کے عمل کے تحت اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کے ذریعہ منتخب کردہ 2,425 مین سیوکوں اور 13 فارماسسٹوں کو تقرری خط تقسیم کرنے کے پروگرام میں لوگوں سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران یوپی غذائی اجناس کی پیداوار، بنیادی ڈھانچے اور سرمایہ کاری میں پیچھے رہ گیا۔ نوجوان یوپی سے باہر جاتے تھے، لیکن وہاں بھی انہیں شناخت کے بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ فسادات اور خاندانی سیاست کا نتیجہ تھا جس نے یوپی کو لوٹ کا اڈہ بنا دیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کے زیر اہتمام نو منتخب اہم سیوکوں اور فارماسسٹوں کو تقرری کے خطوط کی تقسیم پوری ریاست کی بیٹیوں کے لیے ایک موقع ہے۔ تمام نئے منتخب ہونے والوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے اس منصفانہ عمل کے لیے ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر نوجوان کے ذہن میں ایک خواب ہوتا ہے اور اسے پلیٹ فارم دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ نوجوان باصلاحیت اور توانا ہوتا ہے لیکن جب وہ تعصب اور بدعنوانی کا شکار ہو جائے تو یہ قومی نقصان ہوتا ہے۔ 2017 سے پہلے یوپی میں کوئی تقرریاں نہیں تھیں، اگر تھیں بھی تو تقسیم اور بدعنوانی کی وجہ سے مستحق نوجوان پیچھے رہ گئے۔ اس کے نتیجے میں یوپی ایک بیمار ریاست بن گئی۔ وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش میں اسکولوں کے انضمام پر اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس کوئی ایشو نہیں ہے صرف منفیت ہے۔ خستہ حال عمارتوں کو منتقل کرنے اور طلبہ اور اساتذہ کے تناسب کو بہتر بنانے کی کوشش قومی تعلیمی پالیسی کا حصہ ہے۔ خستہ حال عمارت گرنے سے بچے جاں بحق ہوئے لیکن اپوزیشن نے انتشار پھیلا دیا۔ ہم خالی اسکولوں میں پری پرائمری اور بال واٹیکا چلائیں گے، 5000 بال واٹیکا بھی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ان اسکولوں میں مختلف سرگرمیوں کے ذریعے نیوٹریشن مشن 3-6 سال کے بچوں کی ذہنی نشوونما کا باعث بنے گا جو کہ صحت مند معاشرے کے لیے ضروری ہے۔ سی ایم یوگی نے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی قرارداد کو دہرایا اور کہا کہ یہ راستہ آنگن واڑی مراکز سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے نو منتخب مکھیا سیوکاس اور فارماسسٹ سے دیانتداری اور بلا امتیاز خدمت کی اپیل کی اور کہا کہ صحت مند بچپن ہی ایک خوشحال مستقبل کی طرف لے جائے گا۔ ملک کے بچپن کو بچانا آپ کی ذمہ داری ہے، جس طرح ماں یشودا نے بھگوان کرشن کی پیروی کی۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 2 ماہ قبل یوپی پولیس میں 60,244 بھرتیوں میں 12,045 بیٹیوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ 1947-2017 میں خواتین پولیس اہلکاروں کی تعداد صرف 10 ہزار تھی لیکن 8 سالوں میں 40 ہو گئیں۔ ایک ہزار سے زائد بیٹیوں کو بھرتی کیا گیا۔ بنیادی تعلیمی کونسل میں 1,56,000 اساتذہ میں سے زیادہ تر بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا کا ذکر کیا، جس کے تحت 26 لاکھ سے زیادہ بیٹیوں کو 25000 روپے کا پیکیج ملا ہے۔ اس کے علاوہ اجتماعی شادی اسکیم کے تحت 4 لاکھ بیٹیوں کی شادی کی گئی اور ماتری وندنا یوجنا کے تحت 183 کروڑ روپے تقسیم کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ این ایف ایچ ایس سروے (2015-16) کے بعد خواتین میں خون کی کمی میں 5.1 فیصد کمی، سٹنٹنگ میں 6.6 فیصد، کم وزن میں 7.4 فیصد اور خشکی میں 0.6 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ 2017 کے مقابلے بچوں کی شرح اموات میں 38 اور زچگی کی شرح اموات میں 197 فیصد کمی آئی ہے۔ آنگن واڑی مراکز، انہوں نے کہا کہ اسمارٹ فون اور حقیقی وقت کی نگرانی سے اعداد و شمار میں بہتری آئے گی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ہر آنگن واڑی سنٹر کو وقت پر غذائیت ملے، خواہ وہ غذائی قلت کا شکار من ہو یا بچہ، انھیں وقت پر دستیاب غذائیت فراہم کی جائے، اور انھیں ہر طرح کی اسکیموں کا فائدہ ملے، اہم کارکنوں کو ایک لیڈر کے طور پر آگے آنا ہوگا۔

غزہ میں قابض اسرائیل کی قحط کی مہم کے مزید 3 شہدا، کل تعداد 303 تک جا پہنچی

غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ منظّم بھوک اور محاصرے کے نتیجے میں مزید 3 فلسطینی شہری جان کی بازی ہار گئے ہیں۔ یہ تینوں شہدا غذائی قلت اور بدترین حالات کا شکار بالغ افراد تھے۔ اس طرح بھوک کے باعث شہدا کی مجموعی تعداد 303 تک پہنچ گئی ہے جن میں 117 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت صحت کی جانب سے جاری روزانہ اعداد وشمار میں بتایا گیا کہ غزہ میں انسانی المیہ ہر گزرتے دن کے ساتھ شدت اختیار کر رہا ہے۔ قابض اسرائیل کے مسلسل محاصرے، غذائی اور طبی سامان کی شدید کمی اور امدادی قافلوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے نتیجے میں لاکھوں زندگیاں موت کے دہانے پر پہنچ چکی ہیں۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے اس صورتحال کو اکتوبر سنہ 2023 سے جاری قابض اسرائیل کی ایک منظّم اور دانستہ نسل کشی قرار دیا ہے۔ قابض اسرائیلی حکام نے دو مارچ سنہ 2025 سے غزہ کے تمام زمینی راستے مکمل طور پر بند کر رکھے ہیں جس کے بعد خوراک اور دواں کا داخلہ تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اس بدترین حصار نے غزہ میں قحط کو عام کر دیا ہے اور ہزاروں فلسطینی اپنی جانوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے نیویارک میں ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ گذشتہ اتوار قابض اسرائیل نے 15 انسانی امدادی قافلوں میں سے 8 کو مکمل طور پر روک دیا جبکہ باقی 7 کو بھی غزہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ ان کے مطابق غزہ میں جاری بمباری، ہسپتالوں پر حملے اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی عام شہریوں کی ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ انروا نے بھی متنبہ کیا ہے کہ پانچ سال سے کم عمر بچوں میں غذائی قلت کی شرح مارچ اور جون کے درمیان دوگنی ہو چکی ہے اور یہ صورتحال براہ راست محاصرے اور امدادی سامان کے داخلے کی بندش کا نتیجہ ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ غزہ میں غذائی قلت کی سطح نہایت خطرناک ہو چکی ہے اور اب ہر پانچ میں سے ایک بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ ماہرین انسانی حقوق کے مطابق امداد روکنا اور شہریوں کو جان بوجھ کر بھوک سے مارنا نہ صرف جنگی جرم ہے بلکہ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ قابض اسرائیل کی اس پالیسی نے بھوک کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے پوری آبادی کو اجتماعی سزا دینے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ غزہ کے عوام اس وقت دہری آفت کا سامنا کر رہے ہیں، ایک طرف قابض اسرائیل کے مسلسل حملے اور تباہی جبکہ دوسری طرف بھوک اور قحط۔ اس المناک صورتحال میں سب سے زیادہ متاثر بچے اور بزرگ ہیں جنہیں جان بوجھ کر بھوک اور موت کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

دوہرا حملہ درندہ صفت قابض اسرائیلی دہشت گرد فوج کا اجتماعی قتل عام سفاکانہ حربہ

خان یونس کے ناصر ہسپتال میں جیسے ہی سول ڈیفنس کے کارکن زخمیوں کو نکالنے پہنچے اور نامہ نگار صہیونی بمباری کی تصویر کشی کرنے لگے، قابض اسرائیلی فوج نے انہیں براہ راست گولے کا نشانہ بنا ڈالا۔ اس مجرمانہ کارروائی میں کئی افراد شہید اور زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ اسرائیلی درندگی کی اس مکروہ پالیسی کا ایک اور ثبوت ہے جسے "دوہرا حملہ کہا جاتا ہے، جس کا مقصد امدادی کارروائیوں کو روکنا اور زیادہ سے زیادہ فلسطینیوں کو شہید کرنا ہے۔ فوجی اصطلاح میں "دوہرا حملہ اس حکمت عملی کو کہا جاتا ہے جس میں قابض اسرائیل پہلے کسی ہدف کو نشانہ بناتا ہے اور چند منٹ یا بعض اوقات چند سیکنڈ بعد اسی مقام پر دوسرا حملہ کرتا ہے۔ اس دوران شہری، طبی عملہ اور نامہ نگار جائے وقوعہ پر پہنچتے ہیں تاکہ زخمیوں کو نکالیں اور ظلم کی روداد دنیا تک پہنچائیں، لیکن اسرائیل دانستہ طور پر انہیں بھی نشانہ بنا کر ایک اور اجتماعی قتل عام کرتا ہے۔ ناصر ہسپتال پر پہلے حملے میں قابض اسرائیلی فوج نے معروف صحافی حسام المصری کو نشانہ بنایا۔ انہیں ہسپتال کی چوتھی منزل پر براہ راست نشانہ بنایا۔ وہ موقع پر شہید ہو گئے، ان کے ساتھ کم از کم ایک اور شہری بھی جام شہادت نوش کر گیا۔ چند منٹ بعد جب سول ڈیفنس، طبی عملہ اور حسام کے رفقا جائے وقوعہ پر پہنچے تو قابض فوج نے ان پر دوسرا بم گرایا۔ کیمروں میں قید اس درندگی میں کم از کم 20 افراد شہید ہوئے جن میں 4 مزید صحافی، ایک ڈاکٹر اور ایک سول ڈیفنس اہلکار شامل تھے، جب کہ درجنوں دیگر شدید زخمی ہوئے۔ یورومیڈ مانیٹر کے مطابق اس کے فیلڈ ٹیم نے ناصر ہسپتال پر بمباری سے پہلے اسرائیلی ڈرون کو انتہائی نیچی پرواز کرتے دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ یہ حملہ کسی غلطی کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔ یہ حملہ نہ صرف طبی سہولت کو نشانہ بنانے کے مترادف ہے بلکہ ڈاکٹروں، مریضوں، صحافیوں اور امدادی کارکنوں کو چن چن کر قتل کرنے کی نیت سے کیا گیا، تاکہ فلسطینی معاشرے کی بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ ان دو حملوں میں قابض اسرائیل نے ایک ڈاکٹر، ایک فائر بریگیڈ اہلکار، پانچ صحافیوں اور متعدد عام شہریوں کو شہید کیا۔ یہ واقعہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ اسرائیل کا مقصد غزہ کے عوام کو مکمل طور پر نیست و نابود کرنا ہے اور یہ نسلی قتل عام بائیس ماہ سے مسلسل جاری ہے۔ یورومیڈ مانیٹر کا کہنا ہے کہ یہ کوئی انفرادی واقعہ نہیں بلکہ ایک باقاعدہ پالیسی ہے۔ اس کے فیلڈ ٹیم نے کئی درجن واقعات کی دستاویز بندی کی ہے جہاں قابض اسرائیل نے "دوہرے حملے کی پالیسی اپنائی۔ اس طریقہ کار کا مقصد صرف زیادہ سے زیادہ لاشیں گرانا نہیں بلکہ امدادی ٹیموں اور صحافیوں کو بھی قتل کر کے گواہی دینے والوں کی زبان بند کرنا، ثبوت مٹانا اور انسانی جانوں کے تحفظ کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔ فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق کے مطابق یہ عمل ایک کثیر جہتی جرم ہے۔ اس میں ہسپتال جیسے محفوظ مقام پر بمباری، ڈاکٹر کو اس کے فرض منصبی کے دوران قتل کرنا، صحافیوں کو خبر رسانی کے وقت شہید کرنا، مریضوں کو علاج اور منتقلی کے دوران نشانہ بنانا اور سول ڈیفنس اہلکاروں کو ان کے فرائض کی ادائیگی کے وقت قتل کرنا شامل ہے۔ یہ سب وہ عناصر ہیں جنہیں عالمی قوانین خصوصی تحفظ فراہم کرتے ہیں، اور ان کی خلاف ورزی براہ راست جنگی جرم اور انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے ماہر احمد ابو زہری نے مرکز اطلاعات فلسطین سے گفتگو میں کہا کہ قابض اسرائیل کے اس مجرمانہ حربے کا مقصد امدادی کارکنوں، صحافیوں اور طبی عملے کو قتل کرنا ہے۔ پہلے حملے کے بعد جب یہ لوگ جائے وقوعہ پر پہنچتے ہیں تو قابض فوج انہیں دوسرا نشانہ بناتی ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف جانی نقصان بڑھاتے ہیں بلکہ فلسطینی عوام کے دلوں میں خوف اور دہشت پھیلاتے ہیں، یہاں تک کہ زخمیوں کو بچانے کی کوشش بھی موت کے دہانے پر لے جاتی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جنیوا کنونشن کے مطابق اگر کسی ریاست نے جان بوجھ کر شہریوں یا طبی عملے کو نشانہ بنایا تو یہ کھلم کھلا جنگی جرم ہے۔ قابض اسرائیل یہ جرم روزانہ کی بنیاد پر دہرا رہا ہے اور پوری دنیا اسے دیکھ رہی ہے۔ یہ سفاکانہ حکمت عملی دراصل قابض اسرائیل کے اس منصوبے کا حصہ ہے جسے " گریٹر اسرائیل کا خواب کہا جاتا ہے، جہاں فلسطینی عوام کے وجود کو مکمل طور پر مٹانے کے لیے قتل عام، جبری ہجرت اور اجتماعی سزا کو حربہ بنایا گیا ہے۔

غزہ اور مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی جارحیت: 18,489 فلسطینی طلبہ وطالبات شہید

فلسطینی وزارت تعلیم واعلی تعلیم نے بتایا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023 سے قابض اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں پر مسلط کی گئی نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے بعد غزہ اور مغربی کنارے میں مجموعی طور پر 18,489 فلسطینی طلبہ اور طالبات شہید اور 28,854 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت تعلیم نے منگل کو جاری کردہ بیان میں مزید کہا کہ غزہ میں اس وحشیانہ جارحیت کے دوران 18,346 طلبہ جان کی بازی ہار چکے ہیں اور 27,884 زخمی ہوئے ہیں۔ مغربی کنارے میں 143 طلبہ شہید اور 970 زخمی ہوئے، جبکہ 740 طلبہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ علاوہ ازیں غزہ ومغربی کنارے میں 970 اساتذہ اور تعلیمی عملہ شہید ہوئے اور 4,533 زخمی ہوئے، اور مغربی کنارے میں 199 سے زائد افراد کو بھی گرفتار کیا گیا۔ وزارت نے بتایا کہ غزہ میں 160 سرکاری سکول مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور 63 یونیورسٹی عمارتیں بھی قابض اسرائیل کی بمباری سے متاثر ہوئی ہیں۔ مزید 118 سرکاری سکول اور 93 انروا کے سکول تباہ یا نقصان پہنچے، جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 25 سکول طلبہ واساتذہ سمیت تعلیمی ریکارڈ سے خارج ہو گئے۔ مغربی کنارے میں بھی 152 سکول تباہی کا شکار ہوئے اور 8 یونیورسٹیوں اور کالجوں پر بار بار قبضے اور تخریب کی کارروائیاں ہوئیں۔ موجودہ حالات کی وجہ سے یونیورسٹیوں کا تعلیمی سلسلہ آن لائن سروسز تک محدود ہو گیا۔ قابض اسرائیلی فوج امریکی حمایت کے ساتھ غزہ پر مسلسل اجتماعی قتل عام اور نسل کشی جاری رکھے ہوئے ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق اب تک 62,819 افراد شہید اور 158,629 زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ 10 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں۔ بھوک وقحط نے سینکڑوں کی جان لے لی اور 2 ملین سے زائد فلسطینی جبری طور پر اپنے گھروں سے نکال دیے گئے ہیں، جبکہ غزہ ومغربی کنارے میں تباہ کاری اور انسانی المیہ بدستور جاری ہے۔ یہ اعداد وشمار واضح طور پر اس بات کا ثبوت ہیں کہ قابض اسرائیل نے فلسطینیوں کے تعلیمی مستقبل کو بھی نشانہ بنایا ہے، ان کی نسل کشی کی پالیسی میں تعلیم کو تباہی کے عمل کا حصہ بنایا ہے اور فلسطینی طلبہ واساتذہ کو بھی خون میں نہلانے سے باز نہیں آیا۔ فلسطینی عوام کی مزاحمت، حریت اور انسانی وقار کی حفاظت کے لیے عالمی برادری کے فوری اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔

وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے سیلاب سے نمٹنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔

چنڈی گڑھ،۔ وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے پنجاب میں سیلاب کی صورتحال پر قابو پانے کے لیے فلڈ مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جالندھر میں فلڈ کنٹرول روم پہلے ہی قائم کیا گیا ہے جو صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ کمیٹی میں شامل وزراء کو مختلف اضلاع میں فلڈ مینجمنٹ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ وزیر صحت بلبیر سنگھ، گرمیت سنگھ کھڈیا اور بیرندر کمار گوئل پنجاب بھر میں سیلاب کی صورتحال کی نگرانی کریں گے۔ مہندر بھگت اور ہردیپ سنگھ منڈیا کو کپورتھلہ میں ذمہ داری دی گئی ہے، جب کہ لالجیت سنگھ بھلر اور ہربھجن سنگھ ای ٹی او ترن تارن میں حالات کی نگرانی کریں گے۔ ڈاکٹر بلجیت کور اور ترون پریت سنگھ سوندھ کو فاضلکا میں انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے تمام وزراء اور عہدیداروں کو متاثرہ علاقوں میں امدادی کام تیز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس سے قبل منگل کو پنجاب حکومت نے مقامی انتظامیہ اور حکام کو ہدایت جاری کی تھی کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں جنگی بنیادوں پر بچاؤ اور امدادی کارروائیاں جاری رکھنے کے لیے چوبیس گھنٹے زمین پر موجود رہیں۔ اس کے ساتھ ہی تمام افسران اور ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ جموں وکشمیر اور ہماچل پردیش میں گزشتہ دو تین دنوں سے مسلسل بارش کی وجہ سے موجودہ صورتحال پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے رنجیت ساگر ڈیم اپنی زیادہ سے زیادہ گنجائش کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اس اوور فلونگ ڈیم سے پانی چھوڑنے سے راوی ندی کی سطح آب میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اوجھ اور دیگر دریاؤں میں بھی پانی کی سطح میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے نروٹ جیمل سنگھ اور بامیال بلاک کے بیشتر دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ بالائی علاقوں میں موسلا دھار بارش کے باعث رنجیت ساگر ڈیم سے تقریباً 1,10,000 کیوسک پانی چھوڑا گیا جس کی وجہ سے ندی راوی مکھن پور، پولا، تاس اور بہادر پور سمیت کئی دیہاتوں کے پشتوں کے قریب خطرناک سطح پر بہہ رہا ہے۔

قابض اسرائیل کی غزہ پر چوبیس گھنٹے کی درندگی میں 75 شہید 370 زخمی

فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت میں مزید 75 فلسطینی شہید اور 370 شدید زخمی حالت میں غزہ کی ہسپتالوں میں منتقل کیے گئے۔ وزارت صحت نے منگل کے روز اپنے بیان میں کہا کہ گذشتہ دن کے دوران امداد کی جستجو میں مصروف بھوکے اور پیاسے بمباری کے نتیجے میں 17 شہید اور 122 زخمی ہسپتال پہنچے۔ یوں لقمہ عیش کے شہدا کی مجموعی تعداد 2 ہزار 140 ہو چکی ہے جب کہ زخمیوں کی تعداد 15 ہزار 737 سے تجاوز کر گئی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ کی ہسپتالوں میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران قحط اور شدید غذائی قلت کے باعث مزید تین فلسطینی شہری دم توڑ گئے۔ یوں اس المناک بحران میں شہادت پانے والوں کی تعداد 303 ہو گئی ہے جن میں 117 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ صرف 18 مارچ

صہیونی ریاست کی درندگی، شہدا کے جنازے تک روک دیے

غزہ اور مقبوضہ فلسطین میں قابض اسرائیل کی درندگی کا ایک اور بھیانک باب سامنے آیا ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے "مرکز المیزان نے شدید الفاظ میں اس بات کی مذمت کی ہے کہ صہیونی فوج نہ صرف فلسطینی عوام کو زندہ نشانہ بنا رہی ہے بلکہ شہدا کے جسد خاکی بھی ان کے خاندانوں کے حوالے کرنے سے انکار کر کے انہیں قید کیے ہوئے ہے۔ یہ مظالم بین الاقوامی قوانین اور انسانی اقدار کی کھلی پامالی ہیں۔ مرکز المیزان نے 27 اگست جو فلسطینی اور عرب شہدا کے جسد خاکی کی واپسی کا قومی دن ہے کے موقع پر جاری بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کی جرائم پالیسی اس بات پر رکتی نہیں کہ وہ شہریوں کو قتل کرے بلکہ وہ شہدا کو دفنانے اور اپنے مذہبی وثقافتی رسومات کے مطابق وداع کرنے کے بنیادی حق سے بھی محروم کرتا ہے۔ شہدا کے جسد خاکی کو "نمبروں والی قبروں اور سرد خانوں میں قید رکھنا دراصل زندہ اور مردہ دونوں کی توہین ہے اور یہ ایک وحشیانہ عمل ہے جو متاثرہ خاندانوں کو ناقابل برداشت ذہنی اذیت میں مبتلا کرتا ہے۔ بیان کے مطابق یہ مجرمانہ رویہ جاری اجتماعی نسل کشی کے دوران فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے عذابوں میں مزید اضافہ ہے۔ صرف غزہ کی پٹی میں مسلسل تیئیس ماہ سے جاری صہیونی یلغار کے دوران نہ صرف قتل عام اور جبری ہجرت کی جا رہی ہے بلکہ گھروں اور بنیادی ڈھانچے کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل 1967 سے اب تک 552 فلسطینی شہدا کے جسد خاکی اپنے قبضے میں رکھے ہوئے ہے۔ ان میں سے 296 جسد خاکی سنہ 2015 کے بعد سے روکے گئے ہیں جن میں 32 وہ فلسطینی ہیں جو صہیونی جیلوں میں اسیری کے دوران شہید ہوئے۔ یہ اعداد وشمار غزہ کے ان شہدا کو شامل نہیں کرتے جن کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا جا رہا۔ مزید یہ کہ 60 سے زائد شہدا کی لاشیں صہیونی جیلوں میں نامعلوم حالت میں ہیں جبکہ سدیہ تیما کے بدنام حراستی مرکز میں 1500 سے زیادہ شہدا کے جسد خاکی بے نام دفن ہیں۔ قابض اسرائیل ان حقائق کو چھپاتا ہے اور اصل اعداد وشمار جاری کرنے سے انکاری ہے۔ حتی کہ اسرائیلی سپریم کورٹ نے 9 ستمبر 2019 کو یہ غیر انسانی فیصلہ دیا کہ قابض فوج کے کمانڈر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ شہدا کی لاشوں کو روک کر رکھے اور انہیں مستقبل میں سودے بازی کے لیے استعمال کرے۔ یہ عدالتی اقدام بذات خود انسانیت پر حملہ ہے۔ نامہ نگاروں کے مطابق غزہ پر جاری حملوں میں قابض اسرائیل نے ہسپتالوں کے صحن اور اجتماعی قبروں پر دھاوا بولا، شہدا کے قبرستانوں کو کھود ڈالا اور لاشوں کو نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا۔ الشفا ہسپتال اور ناصر ہسپتال اس درندگی کا سب سے بڑا نشانہ بنے۔ گذشتہ برس 25 ستمبر 2024 کو صرف ایک دن میں 88 شہدا کی لاشیں ایک کنٹینر میں ڈال کر خانیونس پہنچائی گئیں اور انہیں کسی ضابطے یا شناخت کے بغیر ایک مقامی ٹرانسپورٹ کمپنی کے حوالے کر دیا گیا۔ صرف سنہ 2024 میں ہی 608 فلسطینیوں کے جسد خاکی اس طرح ٹھونس دیے گئے کہ نہ کوئی شناخت بتائی گئی نہ کوئی بین الاقوامی ادارے سے رابطہ کیا گیا۔ وزارت صحت کو محض چند قسطوں میں کچھ لاشیں تھما دی گئیں لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ وہ کس کس کے ہیں۔ مرکز المیزان نے زور دیا کہ یہ اقدام عالمی انسانی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے، کیونکہ جنیوا کنونشن واضح طور پر قابض طاقتوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ شہدا کے نام، تاریخ اور جگہ کی تفصیلات مرتب کریں اور ان کے جسد خاکی خاندانوں کے حوالے کریں تاکہ وہ انہیں باوقار طریقے سے دفنا سکیں۔ مزید یہ کہ مرنے والوں کے ذاتی سامان کو بھی واپس کرنا لازمی ہے۔ اس درندگی کے نتیجے میں ہزاروں خاندان اپنے پیاروں کی لاشوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور شدید نفسیاتی اذیت کا شکار ہیں۔ یہ درندگی نہ صرف زندوں سے انتقام ہے بلکہ مردوں تک کو معاف نہیں کیا جا رہا۔ مرکز المیزان نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے، جاری نسل کشی کو روکنے کے لیے فوری فائر بندی مسلط کرے اور قابض اسرائیل کو مجبور کرے کہ تمام شہدا کے جسد خاکی ان کے اہل خانہ کے حوالے کرے اور گمشدہ فلسطینیوں کے

50 فیصد امریکی ٹیرف کے اطلاق کے بعد انڈین فیکٹریوں میں خوفناک خاموشی: مال موجود ہے لیکن خریدار کوئی نہیں

انڈیا کے شہر تریپورہ میں واقع گارمنٹس فیکٹری پر ایک مہیب سی خاموشی طاری ہے۔ تریپورہ کا شمار انڈیا کی ٹیکسٹائل برآمدات کا مرکز کے طور پر ہوتا ہے۔ فیکٹری کے پروڈکشن فلور پر صرف دوسو مشینیں چل رہی ہیں جہاں امریکہ کے بڑے ریٹیل سٹورز پر فروخت ہونے والے بچوں کے کپڑوں کے آخری آڈرز پر کام ہو رہا ہے۔ اسی فلور کے ایک کونے میں کپڑوں کے نئے ڈیزائن اور سیمپلز کے ڈھیروں پر مٹی کی تہہ جم رہی ہے۔ یہ ایک ایسی فیکٹری کا منظر ہے جو امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے انڈیا پر عائد کردہ 50 فیصد ٹیرف سے براہ راست متاثر ہوئی ہے۔ اس 50 فیصد ٹیرف کا اطلاق آج (27 اگست) سے شروع ہو چکا ہے۔ انڈیا امریکہ کو بڑی تعداد میں گارمنٹس، جھینگے، قیمتی پتھر اور زیوارت برآمد کرتا تھا۔ تجارتی ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ کی جانب سے روس سے تیل کی خریداری پر اضافی 25 فیصد ٹیکس سے انڈیا کی برامدات بڑی حد تک متاثر ہوں گی۔ بی بی سی کے نامہ نگاروں نے انڈیا میں برآمدات کا مرکز سمجھے جانے والے کئی علاقوں کا دورہ کیا تاکہ وہاں موجود کاروباری مالکان اور اس شعبے سے منسلک افراد میں پائی جانی والی غیر یقینی کی صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے۔ تریپورہ جہاں سے تقریبا 16 ارب ڈالر مالیت کے ریڈی میڈ گارمنٹس امریکہ کے مشہور سٹورز جیسا کہ ٹارگٹ، وال مارٹ، گیپ اور زارا کو برآمد کیے جاتے ہیں، وہاں مستقبل کے بارے میں شدید بیچینی اور اضطراب ہے۔ کرشن مرتی کا کہنا ہے کہ کیونکہ ان کے کلائنٹس یعنی صارفین نے نئے آڈرز دینا بند کر دیے ہیں اس لیے ستمبر کے بعد کوئی کام کرنے کو نہیں ہے۔ انھوں نے ٹیرف کے معاملے کے بعد اپنے کاروبار کو وسعت دینے اور مزید 250 افراد کو ملازمت دینے کے منصوبے کو بھی روک دیا ہے۔ ٹیرف کے اعلان کا وقت بھی بہت عجیب ہے کیونکہ برآمد کنندگان کو تقریبا نصف آڈرز سال کے انھی دنوں میں ملتے جو کرسمس سیزن تک جاری رہتے ہیں۔ انڈیا میں موجود ان یونٹس کا دارومدار اور بقا اب مقامی مارکیٹ اور کھپت پر ہے کیونکہ انڈیا میں دیوالی کا تہوار قریب ہے۔ اسی علاقے میں موجود ایک اور کارخانے کے مالک نے بتایا کہ ہمیں اندازہ تھا کہ تقریبا دس لاکھ ڈالر کے آڈرز آئیں گے، لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ مال موجود ہے لیکن خریدار کوئی نہیں ہے۔ ایک اور فیکٹری مالک نے بی بی سی کو بتایا کہ ہمیں امید تھی کہ انڈیا کا امریکہ کے ساتھی تجارتی معاہدہ ہو جائے گا لیکن گذشتہ ماہ سے تمام پروڈکشن چین بند پڑی ہے۔ اگر یہ سب جاری رہا تو میں اپنے ورکرز کو تنخوا کیسے دوں گا۔ امریکہ میں انڈیا سے آنے والی شرٹ جس کی قیمت 10 ڈالر تھی وہ اب 50 فیصد ٹیرف کے بعد 16 ڈالر 40 سینٹس میں فروخت ہوگئی جو چین، بنگلہ دیش اور ویتنام تینوں ممالک سے درآمد ہونے والے شرٹس کی قیمت کے مقابلے میں بہت زیادہ مہنگی ہے۔ اگر 25 فیصد اضافی ٹیرف ختم بھی ہو جائے تب بھی انڈین مصنوعات باقی ایشیائی ممالک کے مقابلے میں مہنگی ہوں گی۔ انڈین حکومت نے برآمد کنندگان کے لیے کچھ مراعات کا اعلان کیا ہے جیسے خام مال پر امپورٹ ڈیوٹیز کم کرنا وغیرہ۔ دوسرے ممالک سے بھی بات چیت کی جا رہی تاکہ انڈین مصنوعات کے لیے دوسری منڈیاں تلاش کی جائیں لیکن کئی افراد کا کہنا ہے کہ اب بہت تاخیر ہوگئی ہے۔ گلوبل ٹریڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے وابستہ اجے شری واستو کا کہنا ہے کہ ہم تجارت کا رخ تبدیل ہوتے ہوئے دیکھ رہے جیسے امریکی خریدار میکسیکو، ویتنام اور بنگلہ دیش کا رخ کر رہے ہیں۔ ممبئی سے 1200 کلومیٹر دور ایکسپورٹ زون میں سینکڑوں افراد ہیروں کی پالش اور پیکنگ میں مصروف ہیں۔ انڈیا امریکہ کو سالانہ 10 ارب ڈاکر مالیت کے قیمتی پتھر اور زیورات برآمد کرتا ہے۔ جیولری برانڈز بھی امریکہ کی ٹیرف سے پریشان ہیں کیونکہ ہر سال ستمبر اور نومبر کے دوران تقریبا تین سے چار ارب ڈالر مالیت کی جیولری امریکہ بھجوائی جاتی ہے۔ عادل کوتوال اپنی نوے فیصد ڈائمنڈ جیولری امریکہ میں فروخت کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ انڈیا امریکہ، کے بجائے اب برطانیہ اور آسٹریلیا میں نئے مواقع تلاش کر رہا ہے تاکہ امریکی ٹیرف کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔ بی بی سی بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ محض تین سے چار فیصد کے منافع پر کام کرتے تھے اور وہ اضافی دس فیصد ٹیرف کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں اور امریکی صارف بھی یہ اضافی بوجھ نہیں برداشت کر سکتے ہیں۔ کوتوال اپنی جیولری کے لیے قیمتی پتھر ریاست گجرات کے شہر سورت سے خریدتے ہیں۔ سورت ہیرے کی تراش خراش اور پولشنگ کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہاں ٹیرف سے پہلے ہی صورتحال خراب ہونا شروع ہوگئی تھی کیونکہ بین الاقوامی سطح پر مانگ کم ہوئی تھی۔ ٹیرف کے بعد پریشانی اور بڑھ گئی ہے۔ امریکہ خریدار چلے گئے ہیں اور وہ کارخانے جو 50 لاکھ افراد کو روزگار دیتے تھے اب مہینے میں 15 دن ہی چل پاتے ہیں۔ شہر کے مضافات میں ہیروں کو پولش کرنے والے ایک یونٹ میں روشنی مدھم اور گہری خاموشی ہے۔ کام کرنے والی میزوں پر گرد جمی ہے اور ارد گرد کاٹھ کباڑ پڑا ہے۔ ایک ملازم نے بتایا کہ یہاں پہلے بہت چہل پہل ہوتی تھی لیکن کئی ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے پتہ نہیں اب کیا ہو گا۔ مقامی ٹریڈ یونین کے رہنما کا کہنا ہے کہ ملازمین کو جبری رخصت پر بھیجے جانے اور تنخواہوں میں کٹوتیوں کا سامنا ہے۔ ادھر دوسری جانب انڈیا میں جھینگے کی فارمنگ کرنے والے افراد اب دوسری پروڈکٹس کا رخ کر رہے ہیں۔ انڈیا جھینگے برامد کرنے میں دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے اور امریکہ اس کی سب سے بڑی منڈی تھا۔ ٹیرف کے بعد سے انڈین جھینگوں کی مانگ کم ہوئی اور اس قیمت بھی گری ہے۔ ڈیوٹیز اور ٹیرف ملا کر جھینگوں پر مجموعی ٹیرف 60 فیصد ہے۔ ٹیرف کے پہلے اعلان کے بعد ہی جھینگوں کی قیمت پہلے ہی 60 سینٹس فی کلو سے 75 سینٹس فی کلو تک گر گئی تھی اور 50 فیصد ٹیرف کے بعد انڈین جھینگوں کی قیمت مزید گر جائے گی۔ ہیچریز نے جھینگوں کی پروڈکشن پہلے ہی کم کر دی ہے۔ ان تمام عناصر کے سبب اس صنعت سے وابستہ دس لاکھ افراد براہ راست متاثر ہوں گے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں ملازمت کے مواقع محدود ہوں وہاں کے لیے یہ اعداد وشمار پریشان کن ہیں۔ فی الحال انڈیا اور امریکہ کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ اگر کچھ مزید ہوتا ہے تو تجارتی مذاکرات کے لیے ماحول آنے والے کئی ہفتوں تک سازگار نہیں رہے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان رواں ہفتے نئی دہلی میں ہونے والا تجارتی مذاکرات کا دور ملتوی ہوگیا ہے اور امریکی حکام نے انڈیا پر مزید تنقید کرتے ہوئے اس پر چین اور روس کا ساتھ دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایشیا گروپ ایڈوائزری فورم سے وابستہ گوپال نادور نے بی بی سی کو بتایا کہ انڈیا اور امریکہ کے مابین مذاکرات کے مستقبل کا انحصار ٹرمپ انتظامیہ کی ترجیحات پر مبنی ہے، جس میں ملکی معاملات، روس اور چین سمیت دیگر چیزیں شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ انڈیا کے پالیسی سازوں اور کاروباری افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود انحصاری پر زور دیں۔ اپنے آپ کو تبدیل کریں اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

جعلی میزائل حملے، خون اور اداکار: تائیوان میں ممکنہ چینی حملے سے نمٹنے کی تیاریاں

چینی ساحل سے کچھ کلومیٹر دور واقع تائیوان کا جزیرہ کنمن میں۔ یہ ایک عام جمعے کی صبح تھی مگر پھر فضائی حملے کے سائرن نے پرسکون ماحول کو بدل کر رکھ دیا۔ ایک مقامی حکومتی دفتر میں لوگ لائٹیں بند کر دیتے ہیں اور میزوں کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ کچھ لوگ زیر زمین کار پارکنگ میں پناہ لے لیتے ہیں۔ قریبی ہسپتال میں طبی عملہ خون کے لت پت زخمیوں کے علاج کے لیے دوڑتا ہے۔ مگر یہ خون جعلی تھا اور زخمی افراد دراصل وہ اداکار تھے جو رضاکارانہ طور پر آئے تھے۔ وہ سرکاری ملازمین کے ساتھ مل کر سول ڈیفنس اور فوجی مشقوں میں حصہ لے رہے تھے جن کا انعقاد گذشتہ ماہ تائیوان میں کیا گیا۔ اس کا مقصد چین کی طرف سے کسی ممکنہ حملے کی تیاری کرنا ہے۔ چین نے عرصہ دراز سے خودمختار تائیوان کو ضم کرنے کا عہد کر رکھا ہے اور اس نے کبھی طاقت کے استعمال کے راستے کو خارج الامکان قرار نہیں دیا ہے۔ تائیوان میں اس دھمکی پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ صدر ولیئم لائی نے گذشتہ سال یہ عہدہ سنبھالا تھا اور وہ اپنے دفاع کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم ان کے لیے سب سے بڑا چیلنج اپنے ہی لوگوں کو یہ باور کروانا ہے کہ یہ ایک سنگین خطرہ اور اس پر فوری اقدامات درکار ہیں۔ اگرچہ اس دفاعی مہم نے حمایت حاصل کی ہے مگر اس پر تنازع بھی پیدا ہوا ہے۔ تائپے میں فنانس کے شعبے سے وابستہ بین کہتے ہیں کہ ہمیں دفاعی مشقوں کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ چین سے کچھ خطرہ ضرور ہے لیکن چینی مداخلت کے امکانات کم ہیں۔ اگر وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتے تو کب کا کر چکے ہوتے۔ بین کی طرح تائیوان کی اکثریت کا خیال ہے کہ اگلے پانچ برسوں میں چینی حملے کا امکان کم ہے۔ یہ سروے فوج سے منسلک تھنک ٹینک آئی این ڈی ایس آر نے مئی میں جاری کیا تھا۔ امریکہ نے بھی اس حوالے سے انتباہ جاری کر رکھا ہے کہ بیجنگ 2027 تک اپنی فوج کو اس مداخلت کے قابل بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ صدر ولیئم لائی اور ان کی حکومت اکثر یہ کہتے ہیں کہ جنگ کی تیاری کے ذریعے ہم جنگ کو روک رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تائیوان لڑائی نہیں چاہتا مگر اپنے دفاع کا حق استعمال کر رہا ہے۔ فوجی اصلاحات کے علاوہ وہ اگلے سال تک دفاعی اخراجات میں 23 فیصد اضافہ چاہتے ہیں جو کہ 31 ارب ڈالر بنتا ہے اور ملک کی جی ڈی پی کا تین فیصد حصہ ہوگا۔ ان پر امریکہ کا دباؤ ہے کہ وہ اپنا دفاعی بجٹ بڑھائیں۔ صدر لائی نے 2030 تک اسے پانچ فیصد تک بڑھانے کا وعدہ کیا ہے۔ فوج میں لازمی بھرتی کے پروگرام کے تحت تائیوان نے فوج کے لیے تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کیا ہے اور فوجی تربیت کو مزید سخت بنایا ہے۔ اس کا مقصد فوجی دستوں کی قلت اور کم مورال جیسے مسائل کو ختم کرنا ہے۔ سپاہیوں کی جانب سے پہلے خراب تربیت کی شکایت کی جاتی تھی اور انھیں نرم رویوں کے باعث 'سٹرابری سپاہی' کا لقب دیا جاتا تھا۔ سالانہ 'ہان کوانگ وار گیمز' میں ممکنہ چینی حملے پر فوجی ردعمل کی تیاری کی جاتی ہے۔ اب ان میں اصلاحات لائی گئی ہیں اور حقیقی حالات کے لیے سخت مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ رواں سال سب سے بڑے پیمانے پر اور طویل مشقیں کرائی گئیں جن میں 22 ہزار ریزور فوجیوں نے حصہ لیا۔ گذشتہ سال کے مقابلے یہ تعداد 50 فیصد زیادہ تھی۔ گرے زون وارفیئر اور گمراہ کن معلومات کی مہم سے نمٹنے کے علاوہ اس بار شہری علاقوں میں بھی لڑائی کے امکانات پر توجہ دی گئی ہے۔ ان مشقوں کے دوران فوجی اہلکاروں نے دشمن دستوں سے ٹرانسپورٹ کے نظام، موٹرویز اور شہری علاقوں کو محفوظ رکھنے کے لیے لڑائی کی تیاری کی۔ تائپے میں انھوں نے دریا کنارے پارک پر ہیلی کاپٹروں میں میزائل لوڈ کرنے کی پریکٹس کی۔ ایک سکول کو ٹینک کی ورکشاپ میں تبدیل کیا گیا۔ حکومت شہریوں کو مداخلت کے لیے تیار کر رہی ہے اور اسی لیے سول ڈیفنس مشقوں کے تسلسل اور وسعت کو بڑھایا گیا ہے۔ گذشتہ ماہ سب سے بڑی مشقوں میں 'اربن ریزلیئنس ایکسرسائز' بھی شامل تھی۔ کئی دنوں تک تائیوان کے ہر بڑے شہری علاقے میں باری باری فضائی حملوں کی مشقیں منعقد کی گئیں۔ متعلقہ اضلاع کے رہائشیوں کو گھروں میں رہنا پڑتا تھا جبکہ ہوٹلوں، دکانوں اور ریسٹورانوں کو کاروبار روکنا پڑا۔ مسافر ٹرین اور طیارے پر سفر نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی حکم کی خلاف ورزی کرتا تو اسے جرمانہ کیا جا سکتا تھا۔ ڈاؤن ٹاؤن تائپے میں ایمرجنسی ٹیمیں اور رضاکاروں نے زخمیوں کو لے جانے، آگ بجھانے اور ایسی عمارتوں سے اترنے کی پریکٹس کی جن پر بظاہر میزائل حملہ کیا گیا تھا۔ طبی ٹیمیں عام شہریوں کو کار پارکنگ میں لے گئیں، ان کے زخموں پر پٹی کی اور خیموں میں انھیں ڈرپ لگائی گئی۔ تائیوان کے بعض لوگ ان مشقوں کے حق میں ہیں۔ ایک دفتر میں کام کرنے والے سٹینلی وی کہتے ہیں کہ 'مجھے لگتا ہے یہ اچھی چیز ہے۔ کیونکہ خطرہ بڑھ گیا ہے۔'' دیکھیں کیسے چین نے ہمیں گھیر لیا ہے۔' وہ چین کی ان مشقوں کا حوالہ دے رہے تھے جن میں تائیوان کے بحری بیڑے کا محاصرا کیا گیا ہے۔ آئی ٹی کے شعبے میں کام کرنے والے رے یانگ کہتے ہیں کہ 'میں چین کے ساتھ پرامن طریقے سے ایک ساتھ رہنے پر یقین رکھتا ہوں۔ لیکن ہمیں اپنا دفاع بھی بڑھانا ہوگا۔'' یوکرین جنگ سے قبل مجھے اس کا خیال نہیں تھا (کہ چین حملہ کر سکتا ہے)۔ لیکن جب یوکرین جنگ ہوئی تو میں نے یہ ماننا شروع کر دیا کہ یہ ہو سکتا ہے۔' مگر کچھ لوگ ان مشقوں کو مسترد کرتے ہیں۔ انجینیئر مسٹر لیو کہتے ہیں کہ 'اگر حملہ ہوا بھی تو ہم کیا کر سکیں گے؟'' مجھے نہیں پتا آیا وہ مداخلت کریں گے یا نہیں۔ یہ خطرہ تو ہمیشہ ہی رہا ہے۔' کنمن جزیرے پر 1940 اور 1950 کی دہائیوں کے دوران چین اور تائیوان کی افواج کے درمیان ہلاکت خیز جھڑپیں ہوئی تھیں۔ کسی ممکنہ حملے کی صورت میں اسے فرنٹ لائن سمجھا جاتا ہے۔ مگر سمندر پار تعلقات اور معاشی روابط کے باعث کنمن کے کئی لوگ چین سے اپنی قربت کو فائدہ مند سمجھتے ہیں، نہ کہ نقصان دہ۔ کنمن کی معیشت کو چینی سیاحوں سے فائدہ پہنچا ہے۔ قریبی چینی شہر شیامین سے سیاح بحری جہازوں پر اس جزیرے کا رخ کرتے ہیں۔ 77 سالہ یانگ پیلنگ کنمن میں روایتی کھانوں کی دکان چلاتی ہیں۔ بچپن میں انھوں نے اس جزیرے پر شیامین سے چینی فورسز کی شیلنگ دیکھی تھی۔ وہ یاد کرتے ہوئے بتاتی ہیں کہ ہم پہاڑوں پر جنگلی سبزیاں جمع کر رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ بارودی مواد سے کنمن کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یانگ اور ان کے خاندان نے پہاڑی غاروں میں چھپ کر جان بچائی۔ گاؤں میں باقی افراد کو قتل کر دیا گیا تھا۔ دہائیوں بعد اب وہ شیامین سے آنے والے سیاحوں کا اپنی دکان پر خیر مقدم کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'چین اب ہم پر حملہ نہیں کرے گا۔ ہم سب چینی ہیں، ہم ایک خاندان ہیں۔ وہ ہم عام لوگوں کو کیوں تکلیف پہنچائیں گے؟' سڑک کنارے قریبی دکان پر شین اس بات سے متفق ہیں۔ 'اگر وہ ہماری عمارتیں تباہ کر دیں گے اور ہمیں قتل کر دیں گے تو زمین پر دعوے کا مقصد کیا ہوگا؟ انھیں ایسا تائیوان ملے گا جہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس سے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔' تائیوان کے کئی لوگوں کو لگتا ہے کہ چین کو یہ مداخلت بہت مہنگی پڑے گا اور اس کا کوئی جواز نہیں ہوگا۔ بیجنگ نے بارہا کہا ہے کہ وہ 'پرامن اتحاد' چاہتا ہے۔ کئی لوگوں کا ماننا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چین تائیوان کو اپنی حالت میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن تائیوان کے صدر لائی کہتے ہیں کہ چین ایک 'بیرونی دشمن قوت' ہے جو تائیوان کو 'ضم کرنا' چاہتی ہے۔ تائیوان کے لیے طویل عرصے سے یہ سہارا رہا ہے کہ امریکہ قانون کے تحت تائیوان کی سلامتی کا ضامن ہے۔ سرویز میں لوگوں کو لگتا ہے کہ ٹرمپ کے حالیہ دور میں یہ حمایت کم ہوئی ہے تاہم کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی حملہ ہوا تو امریکہ تائیوان کی مدد کرے گا جبکہ چین امریکہ کے ساتھ براہ راست فوجی لڑائی نہیں چاہے گا۔ آئی این ڈی ایس آر کے دفاعی تجزیہ کار شین مینگشی کا کہنا ہے کہ 'یہ کوئی معصومانہ خیال نہیں ہے کہ چین تائیوان کے لیے کوئی خطرہ نہیں اور کبھی تائیوان پر حملہ نہیں کرے گا۔' چینی صدر تائیوان کے لیے سٹریٹیجک جنگ کے ارادے رکھتے ہیں۔ لیکن چین کی موجودہ فوجی صلاحیت کا امریکہ سے موازنہ نہیں۔ 'یہ خیال بھی کیا جاتا ہے کہ بین الاقوامی برداری تائیوان کی مدد کرے گی کیونکہ عالمی سیمی کنڈکٹر انڈسٹری میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کے تائیوان سینٹر میں سیاسی امور کے ماہر وین تی سونگ کہتے ہیں کہ دہائیوں کی دھمکیوں کے بعد اب 'چین اب اس بچے کی طرح ہے جو متنبہ کر چکا ہے۔' نفسیاتی طور پر آپ ہر دھمکی پر سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔ لوگ اپنی ذہن صحت کے لیے ان دھمکیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔' یہ تائیوان میں عرصہ دراز سے ایک بحث رہی ہے۔ گذشتہ سال ولیئم لائی کے انتخاب کے بعد اس معاملے پر مزید غور کیا جا رہا ہے۔ لائی کے مطابق تائیوان کبھی بھی چین کا حصہ نہیں تھا۔ ان کی جماعت ڈیموکریٹک پروگریسیو پارٹی (ڈی پی پی) کو چینی حکومت 'علیحدگی پسند' کہتی ہے۔ بیجنگ نے لائی کی حکومت پر اشتعال انگیزی کا الزام لگایا ہے، خاص کر دفاعی مہم کے ذریعے۔ گذشتہ ماہ چینی وزارت دفاع نے ان مشقوں کو ڈی پی پی حکام کے 'جنگی جنون' سے تشبیہ دی تھی۔ تائیوان کی طرف سے باقاعدہ آزادی کا اعلان چین کی طرف سے فوجی اقدام کا باعث بن سکتا ہے۔ چینی قانون کے مطابق تائیوان کی علیحدگی کو روکنے کے لیے 'غیر پرامن طریقے' استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ لائی کا کہنا ہے کہ تائیوان ایک خودمختار ریاست ہے لہٰذا اسے آزادی کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دھمکیوں کے علاوہ چین نے تائیوان کی فضائی حدود اور پانیوں میں جنگی طیارے اور بحری جہاز بھیجنے کے سلسلے کو بڑھا دیا ہے۔ چین نے کبھی اس امریکی دعوے کی تصدیق نہیں کی کہ اس کی طرف سے 2027 تک تائیوان میں مداخلت کی فوجی تیاری کر جا رہی ہے۔ ماہرین منقسم ہیں کہ آیا چین جلد مداخلت کرے گا یا نہیں۔ لیکن کئی متفق ہیں کہ تنا اور چینی فوجی اقدامات لڑائی کا امکان بڑھا رہے ہیں۔ چین کئی طریقوں سے تائیوان پر حملہ کر سکتا ہے۔ تائیوان کے ساحلوں پر لینڈنگ سے میزائل حملوں تک، یہ فضائی یا سمندری رکاوٹیں کھڑی کر سکتا ہے۔ یا پھر زیرِ سمندر مواصلاتی کیبلز کاٹ سکتا ہے۔ تائیوان کی حکومت نے ایک ٹی وی سیریز تیار کی ہے جس میں چینی مداخلت کو افسانوی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن تائیوان کی حکومت سمیت کئی لوگوں کا خیال ہے کہ مداخلت پہلے سے شروع ہو چکی ہے، یعنی چین تائیوان کے عام لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ ایک دن اتحاد کا خواب پورا کیا جا سکے۔ سرکاری طور پر چین تائیوان کے ساتھ ثقافتی روابط کے ساتھ ساتھ تجارتی اور معاشی تعلقات کا خواہاں ہے۔ مگر تجزیہ کاروں اور تائیوان کے حکام کے مطابق غیر سرکاری طور پر بیجنگ نے تائیوان میں گمراہ کن مہمات اور اثر و رسوخ کے آپریشنز میں سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ سویڈن کی یونیورسٹی آف گوتھنبرگ کی ایک تحقیق میں معلوم ہوا ہے کہ کئی سال تک بیرونی حکومت کی طرف سے سب سے زیادہ گمراہ کن معلومات کی مہمات تائیوان میں ہوئیں ہیں۔ مارچ میں لائی نے متنبہ کیا تھا کہ چین تائیوان کی معیشت، ثقافت، میڈیا اور حتی کہ حکومت کے اندر اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے اور انھوں نے سکیورٹی سخت کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ تائیوان کی فوج کے کئی افسران کو چین کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں قید کیا گیا ہے۔ لائی کے سابقہ قریبی ساتھی سمیت ڈی پی پی کے کئی ارکان پر بھی جاسوسی کا الزام لگا ہے۔ دریں اثنا چین سے دوستانہ تعلق رکھنے والی تائیوان کی معروف شخصیات، سوشل میڈیا انفلوئنسرز اور تائیوان کے شہریوں کے چینی شوہروں یا بیویوں کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ بعض کو ڈی پورٹ کیا گیا یا زبردستی واپس جانے کو کہا گیا۔ لائی نے چین کے قریب سمجھے جانے والے سیاسی حریفوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے متنازع منصوبے کی بھی حمایت کی ہے۔ دفاعی مہم کے لیے عوامی حمایت کے کچھ آثار ضرور نظر آ رہے ہیں۔ آئی این ڈی ایس آر کے سروے میں معلوم ہوا کہ تائیوان کے نصف عوام کو دفاعی اخراجات میں اضافہ منظور ہے۔ اس سے بھی زیادہ لوگ امریکہ سے ہتھیار خریدنے کے حق میں ہیں۔ مگر ایک غیر یقینی کی کیفیت ہے۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ دفاعی مہم اور صدر لائی کا بیانیہ چین کو ناراض کر رہا ہے اور اس کی وجہ سے جنگ چھڑ سکتی ہے۔ کنمن کی ایک دکان میں شین کا کہنا ہے کہ 'مجھے لگتا ہے کہ چین بہت سادہ ہے۔ جب تک آپ انھیں یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کو آزادی چاہیے تب تک وہ کچھ نہیں کریں گے۔'' لیکن ولیئم لائی احمقانہ انداز سے چین کی بات کرتے ہیں۔۔۔ آپ کو معلوم نہیں ایک دن شی جن پنگ ہم سے ناخوش ہو کر حملہ کر دیں۔' سرویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ تائیوان کی اکثریت حالات کو برقرار رکھنا چاہتی ہی۔ نہ ہی وہ چین سے اتحاد چاہتے ہیں اور نہ ہی سرکاری طور پر آزادی کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ سیاسی اپوزیشن بشمول کے ایم ٹی پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ چینی مداخلت کے نام پر ڈی پی پی کی حکومت نے خوف پیدا کر کے سیاسی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر کئی لوگ چاہتے ہیں کہ تائیوان کے عوام چین کے خلاف کھڑے ہوں۔ ڈاکٹر شین کہتے ہیں کہ 'لوگ جانتے ہیں کہ چین تائیوان کے لیے خطرہ ہے اور طاقت استعمال کر سکتا ہے، جس کی وہ تیاری کر رہا ہے۔'' اسی لیے قومی سلامتی کے حکام اور فوج کو سب سے پہلے اس کی تیاری کرنا ہوگی۔'

گلیشیئر کے شگاف میں لاپتا ہونے والے نوجوان کی باقیات 65 سال بعد بازیافت:

خوشی ہے کہ بالآخر میرا بھائی مل گیا

سنہ 1959 میں انٹارکٹک یعنی قطب جنوبی میں پیش آنے والے ایک ہولناک حادثے میں ہلاک ہونے والے برطانوی شہری کی باقیات ایک پگھلتے ہوئے گلیشیئر سے ملی ہیں۔ یہ باقیات انٹارکٹک جانے والے پولش مہم جوں کو ملی ہیں۔ برطانوی شہری کی باقیات کے ساتھ کلائی پر پہننے والی ایک گھڑی، ایک ریڈیو اور ایک پائپ بھی ملے ہیں۔ ان باقیات کی باقاعدہ شناخت ڈینس ٹنگ بیل نامی شخص کے طور پر ہوگئی ہے۔ ڈینس 25 سال کی عمر میں اس وقت ایک برفانی دراڑ یا شگاف میں گر گئے تھے جب وہ اس ادارے کے لیے کام کر رہے تھے جو بعد میں برٹش انٹارکٹک سروے کہلایا۔ ڈینس کے 86 سالہ بھائی ڈیوڈ بیل نے بی بی سی نیوز کو بتایا: میں نے تو بھائی کو ڈھونڈنے کی امید بہت پہلے چھوڑ دی تھی۔ اس کی باقیات کا ملنا حیرت انگیز اور ناقابل یقین ہے۔ برٹش انٹارکٹک سروے کی ڈائریکٹر پروفیسر ڈیم جین فرانسس نے کہا کہ ڈینس ان بہت سے بہادر کارکنوں میں سے ایک تھے جنھوں نے انتہائی سخت حالات میں انٹارکٹکا میں ابتدائی سائنسی تحقیق میں اپنا حصہ ڈالا۔ انھوں نے مزید کہا: اگرچہ وہ 1959 میں کھو گئے تھے، لیکن ان کی یادیں ان کے ساتھیوں اور قطبی تحقیق کے ورثے میں زندہ رہیں۔ ڈینس کے بھائی ڈیوڈ کے مطابق یہ جولائی 1959 کی بات ہے جب لندن میں واقع ان کے گھر پر دستک ہوئی۔ وہاں ایک لڑکا موجود تھا جو ٹیلی گرام لایا تھا۔ لڑکے نے ڈیوڈ کو بتایا کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے لیے بری خبر ہے۔ ڈیوڈ اپنے بھائی کو پیش آنے والے حادثے سے متعلق اپنے والدین کو بتانے کے لیے گھر کی بالائی منزل پر گئے۔ انھوں نے یاد کرتے ہوئے کہا: وہ ایک ہولناک لمحہ تھا۔ اپنی بیوی کے ساتھ آسٹریلیا میں اپنے گھر سے گفتگو کرتے ہوئے ڈیوڈ مسکراتے ہیں اور 1940 کی دہائی میں انگلینڈ میں گزارے اپنے بچپن کی یادیں بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹے بھائی کی یادیں ہیں اور اس میں وہ اپنے پرکشش اور مہم جو بڑے بھائی کی تعریف کر رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا: ڈینس شاندار ساتھی تھا۔ وہ بہت مزاحیہ تھا۔ جہاں بھی ہوتا، محفل کی جان بن جاتا۔ وہ ہنستے ہوئے بتاتے ہیں کہ میں اب بھی نہیں بھول سکا کہ ایک شام ہم تینوں، میں، میری والدہ اور والد سنیما سے واپس آئے تو دیکھا کہ اس نے میز پر اخبار بچھا کر اس پر موٹر بائیک کا انجن کھول کر رکھ دیا تھا، پورا انجن میز پر پھیلا ہوا تھا۔ مجھے اس کا لباس پہننے کا انداز یاد ہے، وہ اکثر ڈفل کوٹ پہنتا تھا۔ وہ ایک عام سا شخص تھا جو زندگی سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ ڈینس بیل کا عرفی نام ٹنگ تھا اور وہ سنہ 1934 میں پیدا ہوئے۔ رائل ایئر فورس میں رہے اور ماہرِ موسمیات کی تربیت حاصل کی، پھر فاک لینڈ آئی لینڈز ڈپنڈینسیز سروے میں شامل ہو کر انٹارکٹکا کے لیے روانہ ہوئے۔ ڈیوڈ کہتے ہیں کہ وہ سکاٹ کی ڈائریوں کے شوقین تھے۔ واضح رہے کہ کیپٹن رابرٹ سکاٹ جنوبی قطب تک پہنچنے والے اولین افراد میں سے تھے اور سنہ 1912 میں ایک مہم کے دوران ان کی موت ہوگئی تھی۔ ڈینس سنہ 1958 میں انٹارکٹکا کے لیے روانہ ہوئے۔ انھیں کنگ جارج آئی لینڈ پر ایڈمرلٹی بے کے ایک چھوٹے برطانوی اڈے پر دو سال کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ اس جگہ تقریباً 12 افراد تعینات تھے۔ یہ جگہ انٹارکٹک جزیرہ نما کے شمالی ساحل سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ برٹش انٹارکٹک سروے کے ریکارڈ بہت مفصل ہیں اور اس کے آرکیالوجسٹ ایوین ہاپکنز نے ڈینس کے کام اور جزیرے پر ان کی زندگی کی رپورٹیں نکال کر پڑھیں۔ وہ رپورٹ پڑھتے ہیں: وہ خوش مزاج اور محنتی تھا۔ ڈینس کا کام فضا میں موسمیاتی غبارے چھوڑنا اور ہر تین گھنٹے بعد برطانیہ کو ریڈیو پر رپورٹ دینا تھا اور اس کام کے لیے انھیں برفانی سردی میں جنریٹر چلانا پڑتا تھا۔ انھیں کیمپ کا سب سے اچھا باورچی کہا جاتا تھا اور سردیوں میں، جب یہاں کوئی امدادی رسد نہیں پہنچ سکتی تھی تو وہ خوراک کے ذخیرے کا انچارج ہوتا تھا۔ ان دنوں گھر سے رابطہ کرنا آج کے مقابلے میں کہیں زیادہ محدود تھا۔ ڈیوڈ کو یاد ہے کہ وہ اپنے والدین اور بہن ویلیری کے ساتھ بی بی سی سٹوڈیو میں کرسمس کا پیغام ریکارڈ کر کے بھائی کو بھیجتے تھے۔ ڈینس کو خاص طور پر وہاں کے ہسکی کتوں سے محبت تھی جو برفانی گاڑیاں کھینچنے کے لیے استعمال ہوتے تھے، اور انھوں نے دو بار ان کے بچے پالے تھے۔ وہ کنگ جارج آئی لینڈ کے سروے میں بھی شریک رہے تاکہ اس نامعلوم علاقے کا پہلا نقشہ تیار کیا جا سکے۔ حادثہ ایک سروے کے دوران پیش آیا اور وہ ان کی 25 ویں سالگرہ کے چند ہفتے بعد پیش آیا۔ 26 جولائی 1959 کو انٹارکٹک کی سخت ترین سردیوں میں، ڈینس اور جیف سٹوکس نامی ایک ساتھی سروے کے لیے اڈے سے نکلے۔ برٹش انٹارکٹک سروے کے ریکارڈ میں درج ہے کہ برف کی تہہ دبیز تھی اور کتے تھکنے لگے تھے۔ ڈینس بغیر سکیز کے آگے بڑھے تاکہ کتوں کی ہمت بندھائیں، لیکن اچانک وہ ایک شگاف میں گر گئے اور ان کے پیچھے صرف ایک سوراخ رہ گیا۔ بیانات کے مطابق، جیف سٹوکس نے انھیں بہت آوازیں دیں جس پر ڈینس نے شگاف سے انھیں جواب دیا۔ ایک رسی نیچے پھینکی گئی جسے اس نے پکڑ لیا۔ کتے رسی کھینچ کر اسے سوراخ کے کنارے تک لے آئے۔ لیکن شاید زاویے کی وجہ سے اس نے رسی کو بیلٹ سے باندھ لیا تھا۔ جیسے ہی وہ شگاف کے کنارے تک پہنچا، بیلٹ ٹوٹ گئی اور وہ دوبارہ گر گیا۔ اس کے دوست نے پھر پکارا، لیکن اس بار ڈینس کا کوئی جواب نہ آیا۔ ڈیوڈ کہتے ہیں: یہ کہانی میں کبھی نہیں بھلا پاں گا۔ حادثے کے بارے میں کیمپ کی رپورٹ مختصر اور رسمی تھی: ہم نے جیف سے سنا۔۔۔ کہ کل ٹنگ ایک شگاف میں گر کر ہلاک ہوگیا۔ اگر برف نے اجازت دی تو ہم کل واپس آنے کی امید کرتے ہیں۔ مسٹر ہاپکنز بتاتے ہیں کہ ایلن شارمن نامی ایک اور شخص چند ہفتے پہلے فوت ہو گیا تھا اور عملے کا حوصلہ بہت پست تھا۔ حادثے کے اگلے دن کی رپورٹ میں لکھا گیا کہ سلیج واپس آ گیا ہے۔ ہم نے افسوسناک تفصیلات سنیں۔ جیف کے ہاتھ شدید سردی سے جم کر بری طرح زخمی ہو گئے ہیں۔ ہم اسے واپس لانے کے لیے مزید خطرہ مول نہیں لے رہے۔ رپورٹیں دوبارہ پڑھتے ہوئے ہاپکنز کو پتا چلا کہ برفانی موسم کے شروع میں ایلن شارمن کا تابوت ڈینس نے خود بنایا تھا۔ ڈیوڈ کہتے ہیں کہ میری والدہ (اس حادثے سے) کبھی سنبھل نہیں سکیں۔ وہ اس کی تصویریں نہیں دیکھ سکتیں تھیں اور اس کا ذکر بھی نہیں کر سکتیں تھیں۔ انھیں یاد ہے کہ ڈینس کے اڈے کے دو ساتھی خاندان سے ملنے آئے تھے اور بطور یادگار ایک بھیڑ کی کھال لائے تھے۔ ڈیوڈ بتاتے ہیں کہ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ نہ کوئی تقریب ہوئی، نہ کچھ اور۔ بس ڈینس چلا گیا۔ تقریبا 15 سال پہلے ڈیوڈ سے راڈ ریز جونز نے رابطہ کیا، جو برٹش انٹارکٹک مونیومنٹ ٹرسٹ کے سربراہ ہیں۔ ٹرسٹ کے مطابق سنہ 1944 سے اب تک برطانوی انٹارکٹک علاقے میں سائنسی مشن پر کام کرتے ہوئے 29 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ راڈ ایک سمندری مہم جوئی کا انتظام کر رہے تھے تاکہ ان میں سے کچھ 29 افراد کے لواحقین اس شاندار اور دور دراز مقام کو دیکھ سکیں جہاں ان کے عزیزوں نے زندگی گزاری اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ڈیوڈ اس مہم میں شامل ہوئے۔ اس مہم کا نام ساتھ 2015 تھا۔ وہ بتاتے ہیں کہ کپتان مقررہ مقامات پر رک کر چار پانچ بار سائرن بجاتا تھا۔ سمندری برف اتنی موٹی تھی کہ ڈیوڈ اپنے بھائی کے کنگ جارج آئی لینڈ والے جھونپڑے تک نہ پہنچ سکے۔ وہ کہتے ہیں: لیکن یہ بہت ہی جذباتی لمحہ تھا۔ جیسے سر سے بوجھ اتر گیا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ اس لمحے نے انھیں سکون کا احساس دلایا۔ وہ کہتے ہیں کہ اور میں نے سوچا بس اب سب یہیں ختم ہوا۔ لیکن رواں سال 29 جنوری کو ہینرک آرتسووسکی پولش انٹارکٹک سٹیشن کے سائنس دانوں کی ایک ٹیم کو اپنے قریب ہی کچھ ملا۔ ڈینس مل گیا تھا۔ کچھ ہڈیاں ڈھیلی برف اور چٹانوں میں پائی گئیں جو ایکالوجی گلیشیئر کے دامن میں جمع ہو گئی تھیں۔ باقی گلیشیئر کی سطح پر ملیں۔ سائنسدان بتاتے ہیں کہ نئی برفباری متوقع تھی، اس لیے انھوں نے ایک جی پی ایس نشان لگا دیا تاکہ ان کا قطبی ساتھی دوبارہ نہ کھو جائے۔ لوج یونیورسٹی کے پیوتر کیٹل، پولینا بوروکا اور آرتور گنٹر، پولش اکیڈمی آف سائنسز کے داریوش پچکو، اور محقق آرتور آڈامیک پر مشتمل ایک ٹیم نے چار بار وہاں کا دورہ کیا اور احتیاط سے باقیات نکالیں۔ پولش ٹیم کے مطابق یہ جگہ خطرناک اور غیر مستحکم ہے۔ ان کے مطابق وہاں کے شگاف جالی کی طرح کٹے ہوئے ہیں اور بعض ڈھلوانیں 45 درجے تک کھڑی ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی انٹارکٹکا کے کئی گلیشیئرز کو تیزی سے بدل رہی ہے، جن میں ایکالوجی گلیشیئر بھی شامل ہے، جو تیزی سے پگھل رہا ہے۔ ٹیم نے بتایا: جہاں ڈینس ملا، وہ جگہ وہ نہیں جہاں وہ لاپتا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ کششِ ثقل کے اثر سے گلیشیئر اپنی برف کے ڈھیر کو حرکت دیتا ہے، اور اس کے ساتھ ڈینس نے بھی اپنا آخری سفر طے کیا۔ بیمبو کے سکی پولز کے ٹکڑے، تیل کے چراغ کی باقیات، کاسمیٹکس کے شیشے کے ڈبے، اور فوجی خیموں کے ٹکڑے بھی جمع کیے گئے۔ پولش ٹیم نے بتایا ہے: ہر ممکن کوشش کی گئی کہ ڈینس واپس گھر آ سکے۔ راڈ ریز جونز نے مزید کہا کہ یہ موقع ہے کہ ہم ان افراد کی قربانیوں کا دوبارہ جائزہ لیں اور یہ بھی کہ ہم نے کئی دہائیوں میں انٹارکٹکا میں جو سائنسی کام کیا، اسے اجاگر کریں۔ ڈیوڈ اب بھی اس خبر سے مغلوب ہیں اور بار بار پولش سائنسدانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے بس افسوس ہے کہ میرے والدین یہ دن دیکھنے کے لیے زندہ نہ رہے۔ جلد ہی ڈیوڈ انگلینڈ جائیں گے، جہاں وہ اور ان کی بہن ویلیری بالآخر ڈینس کی تدفین کر سکیں گے۔ انھوں نے کہا: یہ شاندار رہے؛ میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں خوش نہیں ہونا چاہیے، لیکن ہم خوش ہیں۔ وہ مل گیا ہے، وہ اب اپنے گھر آ گیا ہے۔

ٹرمپ ٹیرف کے اثرات، امریکی معیشت 0.4-0.5 فیصد کے درمیان گر سکتی ہے: رپورٹ

نئی دہلی، ۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے تجارتی شراکت دار ممالک پر عائد ٹیرف مہنگائی میں اضافہ کر سکتا ہے جس کی وجہ سے امریکی معیشت 0.4 سے 0.5 فیصد کے درمیان گر سکتی ہے۔ امریکہ کی طرف سے بھارت پر عائد 25 فیصد اضافی ٹیرف بدھ سے نافذ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانی برآمدات پر امریکی ٹیرف 50 فیصد ہو گیا ہے۔ ایس بی آئی کی ریسرچ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں افراط زر 2026 کے دوران 2 فیصد سے اوپر رہ سکتا ہے۔ اس کی وجہ ٹیرف کی وجہ سے سپلائی میں رکاوٹ اور شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں مہنگائی کے نئے دباؤ کے آثار ہیں، جو حال ہی میں عائد کردہ ٹیرف اور کمزور ڈالر کی وجہ سے بڑھ رہے ہیں، خاص طور پر درآمدی حساس شعبوں جیسے الیکٹرانکس، آٹو اور کنزیومر ڈوراایبلز میں۔ ایس بی آئی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہندوستانی اشیا پر بھاری محصولات عائد کرنے کے امریکی فیصلے سے امریکی معیشت پر اثر پڑے گا، افراط زر کا دباؤ بڑھے گا اور شرح نمو میں کمی آئے گی۔ اس میں مزید کہا گیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ امریکی ٹیرف امریکی جی ڈی پی کو 40-50 بیسس پوائنٹس (0.4-0.5 فیصد) تک متاثر کر سکتے ہیں اور ان پٹ لاگت میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ امریکہ کے جیکسن ہول میں فیڈ کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فیڈرل ریزرو کے چیئرمین جیروم پاول نے کہا تھا کہ ہم بڑھتی ہوئی قیمتوں اور کمزور جاب مارکیٹ میں خطرات کو متوازن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قیمتوں پر زیادہ ٹیرف کا اثر اب واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ جولائی میں امریکی ہول سیل قیمتوں میں تقریباً 1 فیصد اضافہ ہوا، جو تین سالوں میں سب سے تیز ترین اضافہ ہے۔ یہ ٹیرف جنگ کے نتیجے میں بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے تھا۔ پروڈیوسر پرائس انڈیکس میں سال بہ سال 3.3 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ خدمات، پراسیس شدہ سامان اور ٹیرف سے متعلق درآمدات جیسے فرنیچر اور ملبوسات کی قیمتوں میں تیزی دیکھی گئی۔ اقتصادی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ جب تک ٹیرف واپس نہیں لیا جاتا، امریکہ میں خاندانوں کو اپنے بجٹ پر مزید دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

’’گیہوں اور جو کی پیداوار میں اضافہ اور لاگت کو کم کرنا ضروری ہے‘‘: جناب شیوراج سنگھ چوہان

نئی دہلی، ۔مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ جہاں ہندوستان آج گیہوں اور چاول کی پیداوار میں خود انحصار ہے، وہیں زرعی لاگت کو کم کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے تاکہ کاشتکاری زیادہ منافع بخش ہو۔انہوں نے ان خیالات کا اظہار آج راج ماتا وجئے راجے سندھیا زرعی یونیورسٹی

گوالیار میں 64ویں آل انڈیا گیہوں اور جو کے تحقیقی کارکنان کی ورکشاپ سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جناب چوہان نے زرعی سائنس داں ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کو ان کے صد سالہ سال کے موقع پر خراجِ عقیدت پیش کیا اور قوم کی غذائی خود کفالت میں ان کی ناقابلِ فراموش خدمات کو یاد کیا۔کسانوں کی محنت کو سلام پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج بھارت کسانوں کی سخت محنت اور ہمارے سائنس دانوں کی تحقیق کی بدولت عالمی سطح پر ایک مضبوط زرعی ملک کے طور پر کھڑا ہے۔وزیر موصوف نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ گزشتہ 11–10 برسوں میں گیہوں کی پیداوار 86.5 ملین ٹن سے بڑھ کر 117.5 ملین ٹن تک پہنچ گئی ہے، جو تقریباً 44 فیصد کا اضافہ ہے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ کامیابی قابلِ ذکر ہے لیکن ہمیں اپنی کوششیں جاری رکھنی ہوں گی تاکہ فی ہیکٹر پیداوار کو عالمی اوسط کے برابر لایا جاسکے۔ گیہوں اور چاول کی پیداوار پہلے ہی کافی ہے۔ تاہم موجودہ ترجیح یہ ہے کہ دالوں اور تیل بیجوں کی پیداوار بڑھا کر درآمدات پر انحصار کم کیا جائے۔ انہوں نے جو جیسے روایتی اناج کی طبی افادیت پر بھی زور دیا، جنہیں زیادہ فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ جناب چوہان نے سائنس دانوں پر زور دیا کہ وہ بایو-فورٹیفائیڈ گیہوں تیار کریں اور غیر متوازن کھادوں کے استعمال سے مٹی کے معیار پر پڑنے والے مضر اثرات کو روکنے پر کام کریں۔انہوں نے فصل کی باقیات (اسٹبل مینجمنٹ) کی اہمیت اور کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی اپنانے کی تعلیم دینے پر زور دیا۔ جناب چوہان نے کہا کہ مرکزی حکومت کسانوں کو نقلی کھاد اور جراثیم کش ادویات سے بچانے کے لیے سخت کارروائی کر رہی ہے۔جن کمپنیوں کی مصنوعات نے فصلوں کو نقصان پہنچایا ہے، ان کے لائسنس منسوخ کیے جا رہے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔وزیر موصوف نے کہا کہ مربوط کاشتکاری چھوٹے اور حاشیہ پر رہنے والے کسانوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند راستہ ہے۔ جس کے لیے زراعت کو مویشی پروری، شہد کی مکھی پالنے، ماہی گیری اور باغبانی کے ساتھ جوڑنا ہے۔ انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں دیسی مصنوعات کا استعمال کریں اور ملکی معیشت کو مضبوط بنانے میں اپنا گراں قدر تعاون کریں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ کانفرنس محض رسمی نہیں ہے، بلکہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس سے قابل عمل تجاویز اور نتائج کو ایک ٹھوس روڈ میپ میں تبدیل کیا جائے گا۔آخر میں جناب چوہان نے سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی تحقیق براہ راست کسانوں تک پہنچے تاکہ ’لیب ٹو لینڈ‘ کا ہدف صحیح معنوں میں حاصل کیا جاسکے۔

بھارت کا غزہ میں صحافیوں کے قتل پر 'گہرے افسوس' کا اظہار

نئی دہلی، ۔ بھارت نے غزہ کے علاقے خان یونس میں صحافیوں کے قتل پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ تنازع میں شہریوں کی جانوں کے ضیاع کی مذمت کی ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اسرائیلی حکام پہلے ہی تحقیقات شروع کر چکے ہیں۔غزہ کے جنوبی حصے میں ناصر ہسپتال پر اسرائیلی فضائی حملے میں مختلف بین الاقوامی میڈیا اداروں کے پانچ صحافیوں سمیت کم از کم 20 افراد ہلاک ہوگئے۔وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ صحافیوں کا قتل افسوسناک اور انتہائی افسوسناک ہے۔ بھارت نے ہمیشہ تنازعات میں شہریوں کی جانوں کے ضیاع کی مذمت کی ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اسرائیلی حکام پہلے ہی تحقیقات شروع کر چکے ہیں۔اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے بھی واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے المناک حادثہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو آج غزہ کے ناصر ہسپتال میں پیش آنے والے المناک حادثے پر گہرا افسوس ہے۔اسرائیل صحافیوں، طبی عملے اور تمام شہریوں کے کام کی قدر کرتا ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم کا مزید کہنا تھا کہ فوج واقعے کی مکمل تحقیقات کر رہی ہے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ ہماری جنگ حماس کے دہشت گردوں سے ہے۔ ہمارا جائز مقصد حماس کو شکست دینا اور اپنے یرغمالیوں کو واپس لانا ہے۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس خبر پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ابھی تک حملے کے بارے میں مکمل معلومات نہیں دی گئی ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ میں اس سے خوش نہیں ہوں۔ میں اسے دیکھنا نہیں چاہتا۔ٹرمپ کا مزید کہنا تھا کہ اس کے ساتھ ہی ہمیں غزہ کے پورے ڈراؤنے خواب کو ختم کرنا چاہیے، جہاں حماس اسرائیل کو یرغمال بنائے ہوئے ہے۔اسرائیلی فوج نے تصدیق کی ہے کہ اس کے فوجیوں نے ناصر ہسپتال کے علاقے پر حملہ کیا اور یقین دلایا کہ معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔فوج نے ایک بیان میں کہا، آئی ڈی ایف غیر ملوث افراد کو پہنچنے والے کسی بھی نقصان پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح صحافیوں کو نشانہ نہیں بناتا ہے۔اس ماہ کے شروع میں الجزیرہ کے نامہ نگار انس الشریف بھی اسرائیلی حملے میں مارے گئے تھے اور اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) نے بھی ثبوت پیش کیے تھے کہ وہ حماس کے رہنما تھے۔

بہار میں بھگوا دھاری حکومت بنے گی، سناتن اور ہندوتوا اٹل: ٹی راجہ سنگھ

متلنگانہ کے گوشامحل سے ایم ایل اے ٹی راجہ سنگھ نے منگل کو بڑا بیان دیتے ہوئے کہا کہ بہار میں جلد ہی بھگوا حکومت بنے گی، جسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راجہ سنگھ نے کانگریس پارٹی کو نشانہ بناتے ہوئے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس ہمیشہ ووٹ چوری جیسی غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہوتی ہے جبکہ بی جے پی ایمانداری سے سیاست کرتی ہے۔ٹی راجہ سنگھ نے واضح کیا کہ وہ خود بی جے پی کے رکن نہیں ہیں، لیکن وہ وزیراعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے زبردست حامی ہیں۔انہوں نے کہا، میں بی جے پی میں نہیں ہوں، لیکن میں نریندر مودی اور ان کی پارٹی کی حمایت کرتا ہوں، کیونکہ یہ پارٹی ملک اور مذہب کے لیے ایمانداری سے کام کرتی ہے۔بی جے پی کے کام کرنے کے انداز کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ

پارٹی اقتدار کے لیے کام نہیں کرتی، بلکہ ملک اور ثقافت کی بہتری کے لیے کام کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ صرف سیاست اور میڈیا میں اپنی شبیہ روشن کرنے کے لیے سناتن دھرم پر سوال اٹھاتے ہیں، لیکن سناتن اور ہندوتوا کو مٹانے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔کروڑوں ہندوؤں کا عقیدہ اور عقیدہ سناتن دھرم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔سناتن اور ہندوتوا کو کوئی ختم نہیں کرسکتا۔ یہ امر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بہار کے لوگ اب باشعور ہو چکے ہیں اور وہ ایسی حکومت چاہتے ہیں جو ان کے عقیدے اور ثقافت کا احترام کرے۔راجہ سنگھ نے دعویٰ کیا کہ بہار میں زعفرانی سوچ رکھنے والے لوگوں کی جیت یقینی ہے، کیونکہ لوگ اب کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کی ووٹ بینک کی سیاست سے تنگ آچکے ہیں۔

حکومت گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو روکنے کے مشن پر کام کر رہی ہے: نیتی آیوگ

نئی دہلی، ۔نیتی آیوگ کے توانائی، قدرتی وسائل اور ماحولیات کے مشیر راج ناتھ رام کے مطابق، مرکزی حکومت گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو روکنے اور 2070 تک خالص صفر کے اخراج کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کاربن کیپچر، یوٹیلائزیشن اینڈ سٹوریج (سی سی یو ایس) مشن کے روڈ میپ اور اخراجات کو حتمی شکل دے رہی ہے۔ روڈ میپ۔" مجموعی اخراجات کو حتمی شکل دینے کے لیے بھی بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے 2030 تک گیس کی کھپت کو 180–200 بلین کیوبک میٹر تک بڑھانے کے لیے ایل این جی کے لیے طویل مدتی سپلائی کے معاہدوں پر زور دیا، جس کا ہدف انرجی مکس میں 15 فیصد حصہ حاصل کرنا ہے۔ اس کے لیے ایل این جی کی کھپت میں دو سے تین گنا اضافے کی ضرورت ہے۔کاربن کیپچر، یوٹیلائزیشن اور اسٹوریج (سی سی یو ایس) ایک ایسا عمل ہے جو ماحول میں داخل ہونے سے پہلے صنعتی ذرائع اور پاور پلانٹس سے کاربن ڈائی آکسائیڈ (سی او2) حاصل کرتا ہے۔ پکڑے گئے سی او2 کو کیمیکلز، تعمیراتی مواد یا ایندھن جیسی مصنوعات میں استعمال کیا جاتا ہے یا اسے مستقل طور پر زیر زمین جیولوجیکل فارمیشنز جیسے کہ تیل اور گیس کے ختم ہونے والے ذخائر میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ایل این جی کی کھپت اور طویل مدتی سپلائی بڑھانے کے لیے، رام نے موجودہ وسائل کا نقشہ بنانے اور درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے جغرافیائی طاسوں کے ملک گیر سروے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ مقامی طور پر ہمیں سی بی جی (کمپریسڈ بائیو گیس) کے لیے بڑے پیمانے پر ٹائی اپ کرنا ہوں گے۔ گیل کے سابق چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر بی سی ترپاٹھی نے کہا کہ ہندوستان کا گیس پائپ لائن نیٹ ورک تقریباً 50–55 فیصد صلاحیت پر کام کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ "ٹرانسپورٹ کا شعبہ گیس کی طلب کا ایک بڑا شعبہ ہوسکتا ہے، جس سے ڈیزل کے استعمال اور کاربن کے اخراج کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔" او این جی سی ودیش لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر راجرشی گپتا نے کہا کہ گیس سورسنگ کے مختلف اور اختراعی ماڈلز پر بات چیت جاری ہے۔او این جی سی کا منصوبہ ہے کہ ہنری ہب اور خام تیل پر مبنی ایل این جی کو ملا کر مختلف ذرائع سے تقریباً 50 لاکھ ٹن ایل این جی حاصل کرے۔

وزیر اعظم نے معافی، ہمدردی اور عاجزی کی اپیل کرتے ہوئے سموتسری پر مبارکباد پیش کی

نئی دہلی، ۔سموتسری کے مقدس موقع پر، وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے معافی، ہمدردی اور مخلصانہ انسانی تعلق کی لازوال اقدار پر زور دیتے ہوئے تمام شہریوں کو دلی مبارکباد پیش کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے لکھا:

کابینہ نے پی ایم اسٹریٹ وینڈرز آتم نربھرندھی (پی ایم سوانِدھی) اسکیم کی ازسرِ نو تشکیل اور قرض دینے کی مدت کو 31 دسمبر 2024 سے آگے بڑھانے کو منظوری دی

نئی دہلی،۔وزیراعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے "وزیراعظم اسٹریٹ وینڈرز آتم نربھرندھی (پی ایم سوانِدھی) اسکیم کی' ازسرِ نو تشکیل' اور قرض دینے کی مدت کو 31 دسمبر 2024 سے آگے بڑھانے کو منظوری دی۔ قرض کی مدت کو اب 31 مارچ 2030 تک بڑھا دیا گیا ہے۔اس اسکیم کے لیے کل اخراجات 7,332 کروڑ روپے ہیں۔اس اسکیم کا مقصد 50 لاکھ نئے مستفیدین سمیت 1.15 کروڑ مستفیدین کو فائدہ پہنچانا ہے۔اسکیم کا نفاذ ہاؤسنگ اور شہری امور کی وزارت (ایم او ایچ یو اے) اور مالیاتی خدمات کے محکمہ (ڈی ایف ایس) کی مشترکہ ذمہ داری ہوگی جس میں ڈی ایف ایس، بینکوں/ مالیاتی اداروں اور ان کے زمینی سطح کے عہدیداروں کے ذریعے قرض/کریڈٹ کارڈ تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے ذمہ دار ہوگا۔ازسرِ نو تشکیل شدہ اسکیم کی کلیدی خصوصیات میں پہلی اور دوسری قسط میں قرض کی رقم میں اضافہ، دوسرے قرض کی ادائیگی کرنے والے مستفیدین کے لیے یو پی آئی سے منسلک روپے کریڈٹ کارڈ کی فراہمی اور خوردہ اور تھوک لین دین کے لیے ڈیجیٹل کیش بیک مراعات شامل ہیں۔اسکیم کی کوریج کو مرحلہ وار طریقے سے قانونی قصبوں سے آگے مردم شماری والے قصبوں، نیم شہری علاقوں وغیرہ تک بڑھایا جا رہا ہے۔بہتر بنائے گئے قرض ڈھانچے میں پہلی قسط کے قرضوں کو بڑھا کر 15,000 روپے (10,000 روپے سے) اور دوسری قسط کے قرضوں کو بڑھا کر 25,000 روپے (20,000 روپے سے) کر دیا گیا ہے جبکہ تیسری قسط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔یو پی آئی سے منسلک روپے کریڈٹ کارڈ کو متعارف کرانے والا عمل اسٹریٹ وینڈرز کو کسی بھی ہنگامی کاروباری اور ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کریڈٹ کی فوری رسائی فراہم کرے گا۔مزید برآں، ڈیجیٹل ایڈاپشن کو فروغ دینے کے لیے، اسٹریٹ وینڈرز، خوردہ اور تھوک لین دین کرنے پر 1,600 روپے تک کیش بیک مراعات حاصل کر سکتے ہیں۔یہ اسکیم اسٹریٹ وینڈرز کی صلاحیت سازی پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے جس میں انٹر پرینیورشپ، مالی خواندگی، ڈیجیٹل مہارت اور کنورجنس کے ذریعے مارکیٹنگ پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی کے ساتھ شراکت داری میں اسٹریٹ وینڈرز کے لیے معیاری حفظان صحت اور فوڈ سیفٹی ٹریننگ کا انعقاد کیا جائے گا۔اسٹریٹ وینڈرز اور ان کے خاندانوں کی مجموعی فلاح و بہبود اور ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ماہانہ لوک کلیان میلوں کے ذریعے 'سوانِدھی سے سمرِدھی' جزو کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حکومت ہند کی مختلف اسکیموں کے تحت فوائد مستفیدین اور ان کے اہل خانہ تک سچوریشن اپروچ میں پہنچیں۔حکومت نے ابتدائی طور پر یکم جون 2020 کو پی ایم سوانِدھی اسکیم کا آغاز کیا تھا تاکہ اسٹریٹ وینڈرز کی مدد کی جا سکے جنہیں کووڈ-19 کی وبا کے دوران بے مثال مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تاہم، اس اسکیم کے آغاز کے بعد سے یہ اسٹریٹ وینڈرز کے لیے مالی مدد سے زیادہ ثابت ہوا ہے اور اس نے انہیں معیشت میں ان کے تعاون کے لیے شناخت اور باضابطہ شناخت کا احساس دلایا ہے۔مشہور پی ایم سوانِدھی اسکیم پہلے ہی اہم سنگ میل حاصل کر چکی ہے۔ 30 جولائی 2025 تک، 68 لاکھ سے زیادہ اسٹریٹ وینڈرز کو 13,797 کروڑ روپے کے 96 لاکھ سے زیادہ قرضے تقسیم کیے گئے ہیں۔ تقریباً 47 لاکھ ڈیجیٹل فعال مستفیدین نے 6.09 لاکھ کروڑ روپے کے 557 کروڑ سے زیادہ ڈیجیٹل لین دین کیے ہیں، جس سے مجموعی طور پر 241 کروڑ روپے کا کیش بیک حاصل ہوا ہے۔ 'سوانِدھی سے سمرِدھی' پہل کے تحت 3,564 اربن لوکل باڈیز (یو ایل بی) کے 46 لاکھ مستفیدین کو پروفائل کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں 1.38 کروڑ سے زیادہ اسکیموں کو منظوری دی گئی ہے۔اس اسکیم کو قومی سطح پر پذیرائی ملی ہے، جس نے معیشت کو فروغ دینے، معاش کو فروغ دینے، مالی شمولیت کو آگے بڑھانے، اور ڈیجیٹل تفویض اختیارات میں اپنی شاندار شراکت داری کے لیے جدت طرازی سے منسلک پرائم منسٹر ایوارڈ فار پبلک ایڈمنسٹریشن (2023) (سنٹرل لیول) اور ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن (2022) کے لیے سلور ایوارڈ فار ایکسی لینس ان گورنمنٹ پروسیس ری انجینئرنگ حاصل کیا ہے۔اسکیم کی توسیع کا مقصد کاروبار کی توسیع اور پائیدار ترقی کے مواقع کی حمایت کے لیے مالیات کا ایک قابل اعتماد ذریعہ پیش کر کے اسٹریٹ وینڈرز کی مجموعی ترقی ہے۔ یہ نہ صرف اسٹریٹ وینڈرز کو بااختیار بنائے گی بلکہ جامع اقتصادی ترقی، اسٹریٹ وینڈرز اور ان کے خاندانوں کی سماجی و اقتصادی ترقی کو بھی فروغ دے گی، ان کی روزی روٹی میں اضافہ کرے گی اور بالآخر شہری مقامات کو ایک متحرک، خودکفیل ماحولیاتی نظام میں تبدیل کر یگی۔

جے ڈی یو کی حمایت کھجولی سیٹ کے مستقبل کا فیصلہ! جیت صرف ذات پات کے مساوات سے ہی ممکن ہے۔

پٹنہ، ا۔ بہار کے مدھوبنی ضلع میں واقع کھجولی اسمبلی سیٹ پر اب تک 17 بار انتخابات ہو چکے ہیں۔کانگریس پارٹی نے اس سیٹ پر سب سے زیادہ، چھ بار اور بی جے پی نے چار بار الیکشن جیتا ہے۔اس سیٹ کی خاص بات یہ ہے کہ الیکشن جیتنے والی پارٹی کو جنتا دل (یونائیٹڈ) کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جے ڈی یو نے کھجولی سیٹ سے کبھی الیکشن نہیں جیتا، لیکن اس کا اثر ہر الیکشن میں نظر آتا ہے۔اس بار اس سیٹ پر این ڈی اے اور آل انڈیا اتحاد کے درمیان سیدھا مقابلہ دیکھا جا سکتا ہے۔اگر آر جے ڈی کو اس سیٹ پر جیت کا جھنڈا لہرانا ہے تو ذات پات کے مساوات پر ایک خاص حکمت عملی بنانا ہوگی۔ کھجولی اسمبلی سیٹ جھانجھار پور لوک سبھا حلقہ کے تحت ہے۔اسمبلی سیٹ بننے کے بعد کھجولی کی ریزرویشن کی حیثیت کئی بار تبدیل ہوئی۔ یہ سیٹ 1952 سے 1972 تک جنرل کے لیے اور پھر 1977 سے 2005 تک شیڈول کاسٹ کے لیے مخصوص تھی۔2010 کی حد بندی کے بعد یہ سیٹ دوبارہ جنرل بن گئی۔ کھجولی اسمبلی سیٹ پر بی جے پی اور کانگریس کے علاوہ دیگر پارٹیوں نے بھی الیکشن جیتا ہے۔1967 اور 1969 میں کھجولی پر پرجا سماج وادی پارٹی کا قبضہ تھا۔کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور راشٹریہ جنتا دل نے بھی دو دو بار کامیابی حاصل کی، جب کہ 1977 میں یہ سیٹ جنتا پارٹی کے کھاتے میں گئی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2005 اور 2010 میں دو بار الیکشن جیت کر ہیٹ ٹرک بنائی۔2015 میں جے ڈی یو کے آر جے ڈی کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے اس سیٹ پر بی جے پی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور آر جے ڈی نے سیٹ جیت لی، لیکن جے ڈی یو نے این ڈی اے کو سپورٹ کرنے کے بعد بی جے پی نے کھجولی سیٹ پر دوبارہ واپسی کر کے آر جے ڈی کے ایم ایل اے کو 2005 میں شکست دی۔اس سیٹ پر یادو کو 22,689 ووٹ ملے۔ جے ڈی یو کے ساتھ اتحاد میں بی جے پی کو چار بار کامیابی ملی اور جب جے ڈی یو نے آر جے ڈی کی حمایت کی تو لالو کی پارٹی نے اس سیٹ پر الیکشن جیتا۔اسمبلی کے علاوہ لوک سبھا انتخابات میں بھی اس سیٹ پر جے ڈی یو کی مضبوط بنیاد ہے۔کھجولی کی کل آبادی 529577 ہے جس میں 274769 مرد اور 254808 خواتین ہیں۔اگر ہم ووٹرز کی بات کریں تو کھجولی میں کل ووٹروں کی تعداد 314426 ہے، جن میں 164535 مرد، 149887 خواتین اور 4 تیسری صنف کے ووٹرز ہیں۔متھیلا کے علاقے میں واقع کھجولی اپنے زرخیز میدانوں کے لیے مشہور ہے۔کھجولی میں کملا بالن اور بچراج ندیاں بہتی ہیں جس کی وجہ سے ہر سال سیلاب آتا ہے۔ یہاں کی اہم فصلیں گندم اور دالیں ہیں۔آبپاشی کی مناسب سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کی زراعت کا زیادہ تر انحصار مانسون پر ہے۔

راجستھان حکومت آر جی ایچ ایس خدمات سے انکار کرنے والے اسپتالوں کے خلاف سخت ہے۔

راجستھان حکومت نے واضح کیا ہے کہ ان اسپتالوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی جو راجستھان گورنمنٹ ہیلتھ اسکیم (آر جی ایچ سی) کے تحت علاج فراہم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بدھ کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ایسے اسپتالوں کو اسکیم کی فہرست سے نکال کر ان کی جگہ نئے اسپتال شامل کیے جائیں گے۔میڈیکل اینڈ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری گایتری راٹھور نے کہا کہ آر جی ایچ ایس کے تحت خدمات فراہم نہ کرنے والے اسپتالوں کی فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ان کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور انہیں پینل سے نکال دیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ فی الحال ریاست کے آدھے سے زیادہ اسپتال اس اسکیم کے تحت علاج فراہم کر رہے ہیں، لیکن کچھ اسپتال تعاون نہیں کر رہے ہیں۔اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مریضوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، حکومت ہر بڑے علاقے میں نئے اسپتالوں کو شامل کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔اب تک پوری ریاست کے 350 سے زیادہ اسپتالوں نے اس اسکیم میں شامل ہونے کے لیے درخواست دی ہے۔ درحقیقت جے پور کے تقریباً 5 سے 7 پرائیویٹ اسپتالوں میں بے ضابطگیوں کی شکایات تھیں۔ان پر تحقیقات کی گئیں اور ہزاروں سے لے کر لاکھوں روپے تک کے جرمانے عائد کیے گئے۔اس کے بعد جرمانے سے بچنے کے لیے اسپتال کے کچھ آپریٹرز نے ایک نئی تنظیم بنائی اور آر جی ایچ ایس کے تحت خدمات بند کرنے کا اعلان کیا۔انہوں نے اس احتجاج میں ریاست بھر کے پرائیویٹ اسپتالوں اور میڈیکل اسٹوروں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی۔ دریں اثنا محکمہ صحت نے کہا کہ زیر التوا ادائیگی کا بڑا حصہ ادا کر دیا گیا ہے۔ اپریل سے اب تک آر جی ایچ ایس کے تحت اسپتالوں کو 850 کروڑ روپے سے زیادہ کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ مارچ 2025 سے پہلے کے تقریباً تمام واجبات بھی طے ہو چکے ہیں۔جن ہسپتالوں کے خلاف بے ضابطگیوں کی شکایات ثابت ہوئیں یا جن کی تحقیقات ابھی جاری ہیں صرف ان ہسپتالوں کو ادائیگی روک دی گئی ہے۔ایسے ہسپتالوں کو دی جانے والی ادائیگیاں یا تو زیر تفتیش ہیں یا خلاف ورزیوں کی وجہ سے پہلے ہی روک دی گئی ہیں۔

پولیس نے نابالغ ملزم کو قتل کے جرم میں گرفتار کرلیا۔

نئی دہلی،۔متاثرہ کی موت 23 اگست کو پولیس اسٹیشن سمے پور بدلی علاقہ کے تحت ایک حادثے میں ہوئی تھی۔ اب اس معاملے میں پولیس کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے اور نابالغ ملزم کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔23 اگست کو پولیس کو ایک سڑک حادثے کی اطلاع ملی جس میں ایک سرخ کار شامل تھی اور متاثرہ شخص کے شدید زخمی ہو گئے تھے۔موقع پر پہنچ کر مقتول کو مردہ حالت میں پایا۔اس کے جسم پر کئی زخم تھے اور کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ تحقیقات پر متوفی کی شناخت سوجیت منڈل ولد رام کمار منڈل ساکن سی-27 / 2 راجہ وہار بدلی انڈسٹریل ایریا کے طور پر ہوئی، جس کی عمر تقریباً 32 سال ہے۔متوفی کی شناخت اس کے بہنوئی جیتیش ولد نتھون سنگھ ساکن راجہ وہار، بدلی انڈسٹریل ایریا سے ہوئی، جس نے بتایا کہ متوفی ایم-2، فیز-1، بدلی انڈسٹریل ایریا میں پی وی سی پائپ فیکٹری میں کام کرتا تھا۔ پولس جانچ میں پتہ چلا کہ شام تقریباً 7 بجے متوفی سوجیت منڈل کو مذکورہ فیکٹری کے سامنے سرخ رنگ کی کار نے ٹکر ماردی۔ وہ کار کے بونٹ ڈکی میں پھنس گیا، اسے 600 میٹر تک گھسیٹا گیا اور اسے این ڈی پی ایل آفس، گیٹ نمبر 5، بدلی انڈسٹریل ایریا کے قریب پھینک دیا گیا۔ مذکورہ فیکٹری میں اور اس کے آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ کس طرح متاثرہ شخص کو ٹکر ماری گئی اور وہ گاڑی میں الجھ گیا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ زخمی گاڑی کے نیچے پھنس گیا ہے، ڈرائیور کچھ دیر رکا اور پھر چلا گیا۔ لاش کو بروری ہسپتال بھیجا گیا جہاں اسے ایم ایل آر نمبر 4692/2025 کے ذریعے مردہ قرار دیا گیا۔اس کے بعد ایف آئی آر نمبر 852/2025، سیکشن 105 بی این ایس کے تحت پولیس اسٹیشن سمے پور بدلی، دہلی میں مقدمہ درج کیا گیا۔سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ پولیس نے گستاخانہ گاڑیوں کی تفصیلات حاصل کیں اور گاڑیوں کے نمبر کی بنیاد پر کچھ موبائل نمبرز کو ٹریک کیا گیا۔حادثہ کا سبب بننے والی گاڑی منڈول (دہلی) کے ایک گھر سے ملی۔ واقعے کے وقت گاڑی سی سی ایل چلا رہا تھا۔پولیس نے نابالغ (16 سال) کو حراست میں لے لیا ہے اور گاڑی کو ضبط کرلیا ہے۔نابالغ کو متعلقہ جووینائل جسٹس بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ پولس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

یمن میں قید کیرالہ کی نرس نمشا پریا کی رہائی کے لیے کوششیں جاری

تروانت پورم،۔یمن میں سزائے موت کا سامنا کرنے والی کیرالہ کی نرس نمیشا پریا کی رہائی کو یقینی بنانے کی کوششوں نے زور پکڑ لیا ہے۔ایم ایل اے چنڈی اومن کے مطابق خلیجی ممالک بالخصوص متحدہ عرب امارات اور قطر میں یمن سے منسلک تارکین وطن تاجروں کے ذریعے مذاکرات فعال طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اومن نے کہا، کنتھا پورم گروپ کی قیادت میں جاری ثالثی کی کوششوں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

مرکزی وزیر قانون جناب ارجن رام میگھوال کے ہندوستان-سنگاپور اقتصادی راہداری میں سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بڑھانے کے وژن کی رہنمائی میں آئی سی اے کی اے ڈی آر لیڈرشپ

انڈین کونسل آف آربیٹریشن (آئی سی اے) نے سنگاپور کنونشن ویک 2025 کے دوران "برجنگ مارکیٹس، ہندوستان-سنگاپور کوریڈور میں اے ڈی آر کے ذریعے تنازعات کو حل کرنا" کے موضوع پر ایک سمپوزیم-کم-راؤنڈ ٹیبل کا انعقاد کیا۔ یہ تقریب ایک شاندار کامیابی تھی، جس سے ہندوستان کو ثالثی کے عالمی مرکز کے طور پر قائم کرنے کے قومی وژن کے مطابق، عالمی سطح پر متبادل تنازعات کے حل (اے ڈی آر) کو فروغ دینے کے ہندوستان کے عزم کو تقویت ملی۔ افتتاحی اجلاس نے خاص طور پر سنگاپور کی دنیا کی سب سے ترجیحی ثالثی نشستوں میں سے ایک کی حیثیت کو دیکھتے ہوئے متعلقہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بڑھانے میں موثر اور موثر اے ڈی آر میکانزم کے اہم کردار کی نشاندہی کی۔ مقررین نے ثالثی کے حامی موقف اور سرمایہ کار دوست ماحول کو فروغ دینے کے لیے باہمی عزم میں ہندوستان اور سنگاپور کے درمیان مشترکہ ہم آہنگی پر بھی غور کیا۔ دونوں جمہوریتوں کے درمیان اس تال میل کو سرحد پار تجارتی تعاون کو آگے بڑھانے اور تنازعات کے حل کے فریم ورک میں اعتماد کو فروغ دینے میں ایک اہم محرک کے طور پر اجاگر کیا گیا۔ حکومت ہند کے قانون اور انصاف کے مرکزی وزیر جناب ارجن رام میگھوال نے کلیدی خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کی تہذیبی اقدار پر مبنی قانونی اصلاحات کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ پنچ پرمیشور کے نظریے کا حوالہ دیتے ہوئے، جو تنازعات کے حل میں اجتماعی اتفاق رائے کے اصول کی علامت ہے، انہوں نے وکست بھارت 2047 کی طرف ہندوستان کے مستحکم سفر پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ثالثی کے فریم ورک کو مضبوط کرنا کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھانے اور تنازعات کے حل کے لیے ہندوستان کو عالمی مرکز کے طور پر قائم کرنے کے لیے اہم ہے۔ سمپوزیم کے انعقاد اور اس کے موضوع کی مطابقت کے لیے آئی سی اے کی تعریف کرتے ہوئے، انہوں نے آئی سی اے کو ہندوستان-سنگاپور اقتصادی راہداری میں اے ڈی آر تعاون کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری سونپی۔ اس کے علاوہ افتتاحی اجلاس کے دوران سنگاپور میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر شلپک ایمبولے نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ دوطرفہ تعاون دہلی اور ممبئی سے آگے ہندوستان کی ریاستوں اور ابھرتے ہوئے شہروں تک پھیل رہا ہے، جس میں کاروباری شراکت داری کو وزرائے اعلیٰ کے دوروں سے مدد حاصل ہو رہی ہے۔ چھ ستونوں، یو پی آئی، ہنر مندی، جدید مینوفیکچرنگ، کنیکٹیویٹی، صحت اور پائیداری پر مبنی تعلقات کو تشکیل دیتے ہوئے انہوں نے ایک باہمی تعاون پر مبنی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی کوششوں پر زور دیا۔ انہوں نے ہندوستان میں سنگاپور میں مقیم ایف پی آئی کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور قانونی مدد کی بڑھتی ہوئی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی کیونکہ قومی اور ریاستی دونوں سطحوں پر روابط گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر انجو راٹھی رانا، سکریٹری، محکمہ قانونی امور، وزارت قانون و انصاف، حکومت ہند نے اپنے خصوصی خطاب میں آسیان میں ہندوستان کے سب سے بڑے تجارتی شراکت داروں میں سے ایک اور ہندوستان میں ایف ڈی آئی کی آمد میں سب سے پیش پیش رہنے والے ملک سنگاپور کی حیثیت پر زور دیا۔ انہوں نے جنیوا کنونشن کے پہلے چھ ایشیائی دستخط کنندگان میں سے ایک اور نیویارک کنونشن کے دس اصل دستخط کنندگان میں سے ایک ہونے کے ناطے بین الاقوامی ثالثی کے لیے ہندوستان کے اولین عزم کو یاد کیا۔ ڈاکٹر رانا نے ہندوستان میں قابل اعتماد ادارہ جاتی ثالثی مراکز کے ذریعے ثالثی کو ادارہ جاتی بنانے پر روشنی ڈالی اور دائرہ اختیار میں باہمی معاون اداروں کا ایکو سسٹم بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سرحد پار تنازعات کے حل میں غیر جانبدار نشستوں کی کلیدی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، سنگاپور انٹرنیشنل کمرشل کورٹ (ایس آئی سی سی) کے صدر اور سنگاپور ہائی کورٹ کے جج، عزت مآب جسٹس فلپ جیارتنم نے اپنے خصوصی خطاب میں سنگاپور کی ایک چھوٹی، غیر جانبدار اور کثیر الثقافتی شہری مملکت کے طور پر منفرد پوزیشن پر روشنی ڈالی، جو اسے سرحد پار تجارتی تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک مثالی مقام بناتی ہے۔ سنگاپور کے تجارتی ججوں، بین الاقوامی مشترکہ قانون کے ججوں اور بین الاقوامی شہری قانون کے ججوں پر مشتمل اپنے تین ستونوں والے عدالتی ڈھانچے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سنگاپور نے رفتار، کارکردگی اور ثقافتی تنوع کے لیے کشادگی پر مبنی ایک معاون قانونی ماحولیاتی نظام بنایا ہے۔ مذاکرے میں شرکت کرتے ہوئے معزز جناب جسٹس اے کے سکری، بین الاقوامی جج، سنگاپور انٹرنیشنل کمرشل کورٹ (ایس آئی سی سی) اور سابق جج، سپریم کورٹ آف انڈیا نے اپنے خصوصی خطاب میں بدلتے ہوئے عالمی نظام کے اندر ثالثی کو سیاق وسباق کے مطابق پیش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا عالمگیریت سے 'عالمگیریت' کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ انہوں نے سنگاپور کے "سہ رخی ماحولیاتی نظام" (ایس آئی اے سی، ایس آئی ایم سی، اور ایس آئی سی سی) کو ثالثی، رابطہ قائم کرنے اور تجارتی فیصلے میں ہم آہنگی کے ماڈل کے طور پر اجاگر کیا۔ انہوں نے مزید ہندوستان کی سپریم کورٹس اور سنگاپور کے درمیان مفاہمت نامے کی طرف اشارہ کیا جو دونوں ممالک کے درمیان گہرے عدالتی تعاون کا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر این جی کھیتان، صدر، آئی سی اے اور سینئر پارٹنر، کھیتان اینڈ کمپنی نے اپنے افتتاحی خطاب میں آئی سی اے کی 60 سالہ میراث اور ہندوستان کے 1781 کے ثالثی کلچر پر روشنی ڈالی۔ عزت مآب وزیر جناب ارجن رام میگھوال کو تازہ ترین قومی قانونی چارہ جوئی کی پالیسی اور ان کی قیادت میں دیگر قانون سازی اصلاحات کے لیے مبارکباد دیتے ہوئے، انہوں نے حالیہ برسوں میں ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی تبدیلی، قانونی چارہ جوئی کی مضبوط اصلاحات اور ثالثی کے ذریعے 700,000 سے زیادہ مقدمات کے حل پر زور دیا۔ انہوں نے عالمی سرمایہ کاروں پر زور دیا کہ وہ سنگاپور کے ساتھ تنازعات کے حل کے لیے ہندوستان پر یکساں طور پر قابل بھروسہ فورم کے طور پر اعتماد کریں، اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان متنوع معاملات کو سنبھالنے والے سب سے تجربہ کار ممالک میں سے ایک ہے۔ اصلاحات، کارکردگی اور تبدیلی کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہندوستان آج ایک سنہری ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ جناب ارون چاولہ، ڈائریکٹر جنرل، آئی سی اے نے اپنی رائے زنی میں ہندوستان اور سنگاپور کے درمیان دیرینہ شراکت داری کی عکاسی کرتے ہوئے ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی میں سنگاپور کے کلیدی کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہندوستان اور سنگاپور نے واقعی تبدیلی کو قبول کیا ہے" اور سمپوزیم کو ادارہ جاتی تعاون، علم کے اشتراک اور تنازعات کے موثر حل کے ذریعے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دینے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر زور دیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اے ڈی آر نہ صرف سب سے زیادہ ترجیحی بلکہ تنازعات کے حل کا سب سے زیادہ ترجیحی طریقہ کار ہونا چاہیے، انہوں نے ہندوستان-سنگاپور کوریڈور کے درمیان اے ڈی آر کی ہم آہنگی کو نئی بلندیوں کی طرف لے جانے کے لیے عزت مآب مرکزی وزیر قانون جناب میگھوال کے ذریعے دیے گئے اعتماد کا احترام کرنے کے لیے پختہ عزم کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ہونے والے گول میز اجلاس میں پیچیدہ تنازعات کے منظرناموں میں اے ڈی آر کو لاگو کرنے کے پیچیدہ چیلنجوں اور عملی تحفظات کے سلسلے میں امکانات تلاش کیے گئے۔ ممتاز مقررین نے اے ڈی آر کے مواقع اور حدود دونوں پر قیمتی بصیرت کا اشتراک کیا، جبکہ وقت کی کارکردگی، لاگت کی تاثیر اور رازداری میں اس کی اچھی طرح سے قائم کردہ طاقتوں کی تصدیق کی۔

اجلاس کی صدارت عزت مآب جناب جسٹس اے کے سکری، بین الاقوامی جج، سنگاپور انٹرنیشنل کمرشل کورٹ (ایس آئی سی سی) اور سابق جج، سپریم کورٹ آف انڈیا نے کی اور سراف اینڈ پارٹنرز کے بانی اور مینیجنگ پارٹنر جناب موہت صراف کے ساتھ ساتھ راجہ اینڈ تان سنگاپور ایل ایل پی میں ڈسپیوٹس گروپ کے علاقائی سربراہ اور آئی سی اے انٹرنیشنل ایڈوائزری بورڈ (سنگاپور) کے رکن جناب فرانسس زیویئر ایس سی نے نظامت کی۔ مقررین میں ڈاکٹر پنکی آنند، ایف سی آئی اے آر بی، سینئر ایڈوکیٹ اور ہندوستان کے سابق ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل؛ محترمہ گیتا لوتھرا، سینئر ایڈوکیٹ، سپریم کورٹ آف انڈیا اور آئی سی اے کے نائب صدر؛ جناب روہت سنگھل، ایم اے ایس آئی این کے سی ای او؛ جناب چوشان یو، مینیجنگ پارٹنر اور وونگ پارٹنرشپ میں لیٹیگیشن اینڈ ڈسپیوٹ ریزولوشن گروپ کے سربراہ؛ اور جناب کرندیپ سنگھ، سینئر پارٹنر، لیٹیگیشن، ڈسپیوٹ ریزولوشن اینڈ آربیٹریشن پریکٹس گروپس، ڈینٹنز روڈیک، سنگاپور شامل تھے۔ آئی سی اے ہندوستان کے قدیم ترین ثالثی اداروں میں سے ایک ہے، جو 1965 میں حکومت ہند کے ممتاز شریک بانیوں اور ایف آئی سی سی آئی (کامرس اور صنعت کے لیے ہندوستان کا سب سے بڑا چیمبر) کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ ہم ہندوستان میں ثالثی کے معاملات کے فیصلے کی سب سے زیادہ شرح کے ساتھ ادارہ جاتی ثالثی میں ایک اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ سالانہ طور پر، آئی سی اے تنازعات کے حل میں اس کے اہم کردار کو اجاگر کرتے ہوئے 4000 کروڑ روپے (تقریباً 470 ملین امریکی ڈالر) سے زیادہ کے دعوؤں کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہندوستان میں ادارہ جاتی ثالثی کو آگے بڑھانے میں اپنے کردار کے علاوہ، ثالثی کے عمل اور قانون سے متعلق معلومات اور تعلیمی مواد کو پھیلانے کے اے ڈی آر میکانزم کے خیال کو فروغ دینے اور مقبول بنانے میں بھی آئی سی

یوپی ویمن کمیشن کی رکن نے متوفی کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔

گریٹر نوئیڈا۔ ریاستی خواتین کمیشن کی رکن ڈاکٹر میناکشی بھرالا بدھ کو اتر پردیش کے گوتم بدھ نگر کے گریٹر نوئیڈا کے مشہور نکی بھاٹی قتل کیس کے سلسلے میں متاثرہ خاندان کے گھر پہنچی اور ان سے ملاقات کی۔ میناکشی بھرالا نے اہل خانہ کو یقین دلایا کہ کیس کی غیر جانبداری سے جانچ کی جائے گی اور ملزمین کو فاسٹ ٹریک کورٹ کے ذریعے سخت ترین سزا دی جائے گی۔ انہوں نے نکی کے والد بھیکھاری سنگھ سے بھی بات کی اور اہل خانہ کو یقین دلایا کہ انصاف کے حصول میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ میناکشی بھرالا نے کہا کہ نکی کی موت نے پورے سماج کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارنا چاہتی تھی۔ ریل بنانا، بوٹیک یا اسٹوڈیو چلانا اس کا خواب تھا۔ اس میں غلط کیا تھا؟ کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی لڑکی کی آزادی چھین لے۔ یہ افسوسناک ہے کہ اسے ایسی خواہشات کے لیے تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے سماج میں بڑھتے ہوئے جہیز کے نظام پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اتر پردیش میں جہیز سے ہونے والی اموات کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ آج شادیوں پر 4–5 کروڑ تک خرچ ہو رہے ہیں۔ اس سے سب سے زیادہ متوسط طبقہ متاثر ہو رہا ہے۔ جہیز تب ہی ختم ہوگا جب معاشرہ مل کر فیصلہ کرے گا کہ نہ جہیز لیں گے اور نہ دیں گے۔ ڈاکٹر بھرالا نے موبائل فون اور جدید طرز زندگی کو خاندانی اختلافات اور غیر ازدواجی تعلقات کی ایک بڑی وجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ گھر میں رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ تنہائی کا شکار ہو کر غلط راستے پر چل پڑتے ہیں۔ اس دوران نکی کی بہن کنچن نے کمیشن ممبر کو بتایا کہ معاشرے کے خوف کی وجہ سے وہ بار بار اپنے سسرال لوٹتی رہیں اور پولیس کو اطلاع تک نہیں دی۔ اس نے الزام لگایا الزام ہے کہ واقعہ کے دن نکی کپڑے پریس کرنے کے لیے اوپر گئی تھی، جب ملزم وپن نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اسے آگ لگا دی۔ میناکشی بھرالا نے کہا کہ پولیس معاملے کی تیزی سے تحقیقات کر رہی ہے اور تین سے چار دنوں میں چارج شیٹ داخل کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب ملک میں دوسری نکی نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے لیے سب کو ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔

گنیش تہوار کیلئے تلنگانہ ہائیکورٹ کے گائیڈ لائنس جاری

پنڈال سے عوام کوکوئی دشواری نہ ہو، لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر کنٹرول کرنے پولیس کو ہدایت

حیدرآباد۔ تلنگانہ ہائی کورٹ نے گنیش تہوار کے پرامن اور خوشگوار انعقاد کے لئے رہنمایانہ خطوط جاری کئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے گنیش پنڈالوں کی تنصیب اور احتیاطی تدابیر کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں۔ جسٹس این وی شراون کمار نے گنیش پنڈالوں کی تنصیب کے مسئلہ پر دائر کی گئی مختلف درخواستوں کی سماعت کے دوران کہا کہ فیسٹیول کا انعقاد عوام کوکسی بھی تکلیف کے بغیر عمل میں آئے۔ سکندرآباد کی ایم ای ایس کالونی سے تعلق رکھنے والی ایک 80 سالہ خاتون نے اس کی قیامگاہ کے قریب گنیش پنڈال لگائے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے عدالت میں درخواست دائر کی۔ درخواست گزار نے کہا کہ منتظمین نے ان سے کوئی اجازت حاصل نہیں کی۔ درخواست گزار کا کہنا تھا کہ گنیش پنڈال کے قیام کے نتیجہ میں قیامگاہ کی گیٹ بند ہوچکی ہے جس کے نتیجہ میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ اس طرح کی شکایتوں کا جائزہ لیتے ہوئے تلنگانہ ہائی کورٹ نے بلدی حکام، پولیس اور منتظمین کو ہدایت دی کہ وہ گائیڈ لائنس پر سختی سے عمل کریں۔ عدالت نے واضح کیا کہ گنیش پنڈال کے قیام کیلئے مقامی پولیس اور بلدی حکام سے پیشگی اجازت کا حصول لازمی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ گنیش پنڈال کے نتیجہ میں سڑکوں پر کوئی رکاوٹ نہ رہے اور ہاسپٹلس جانے والوں کو دشواری نہ ہو۔ مکانات کے انٹرنس میں پنڈال کے سبب کوئی رکاوٹ نہ ہونے پائے اور ایمرجنسی گاڑیاں جیسے ایمبولنس اور فائر انجن گزرنے کیلئے موثر راستہ رہے۔ عدالت نے کھلے مقامات یا پھر کمیونٹی گراؤنڈس پر مورتیاں نصب کرنے کا مشورہ دیا۔ ساؤنڈ سسٹم پر عدالت نے اپنی گائیڈ لائنس میں کہا کہ شام 6 تا رات 10 بجے ساؤنڈ سسٹم کے استعمال کی اجازت رہے گی۔ منتظمین کو صوتی آلودگی سے متعلق قانون 2000 پر عمل کرنا ہوگا جس کے تحت لاؤڈ اسپیکر کی آواز حد سے زیادہ نہیں رکھی جاسکتی۔ رہائشی علاقوں، اسکولس، ہاسپٹلس اولڈ ایج ہوم کے اطراف لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نگرانی کے لئے پولیس کو ہدایت دی گئی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ خلاف ورزی کی صورت میں فوری کارروائی کی جائے۔ عدالت نے برقی شاک کے حادثات کو روکنے کیلئے منتظمین کو تمام ضروری قدم اٹھانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے جلوسوں اور تہواروں کے موقع پر جو گائیڈ لائنس جاری کئے، ان پر سختی سے عمل کیا جائے۔ جسٹس شراون کمار نے کہا کہ فیسٹیول کے دوران برقی شاک لگنے کا دوبارہ کوئی واقعہ نہیں ہونا چاہئے۔ عدالت نے وسرجن کے سلسلہ میں سرکاری محکمہ جات کو گائیڈ لائنس کی پابندی کرنے کی ہدایت دی۔

دونوں شہروں کے مختلف علاقوں میں انٹرنیٹ سربراہی ہنوز متاثر

حیدرآباد۔) دونوں شہروں کے مختلف علاقوں میں انٹرنیٹ کی سربراہی اب بھی متاثر ہونے لگی ہے اور نئے علاقوں میں انٹرنیٹ سربراہی منقطع ہونے پر عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ سیلولرا? پر یٹرس اسوسیشن ا?ف انڈیا کی جانب سے نئے علاقوں میں انٹرنیٹ سربراہی میں پیدا ہونے والے خلل کو عدالتی احکام کی خلاف ورزی سے تعبیر کرتے ہوئے دوبارہ عدالت سے رجوع ہونے اور تحقیر عدالت کے مقدمہ دائر کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ تلنگانہ سدرن پاو?ر ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ کی جانب سے برقی کھمبوں پر موجود انٹرنیٹ کیبل کو کاٹ دیئے جانے کے معاملہ پر جاری ہنگامہ ا?رائی میں ا?ج اس وقت اضافہ ہوا جب مجلس بلدیہ عظیم تر حیدرا?باد کے حدود میں موجود نئے علاقوں میں انٹرنیٹ سربراہی بند ہونے کی شکایات موصول ہونے لگیں۔ شہر حیدرا?باد میں برقی تاروں سے ٹکرانے کے سبب ہونے والی 9 اموات کے بعد ٹی ایس ایس پی ڈی سی ایل نے حکومت کی ہدایات کے بعد کارروائی کرتے ہوئے برقی کھمبوں پر موجود کیبل تاروں کو کاٹنے کے اقدامات کا ا?غاز کیا تھا لیکن ائیرٹیل اور جیو کمپنی نے تلنگانہ ہائی کورٹ سے رجوع ہوتے ہوئے عدالت میں اس کارروائی کے خلاف درخواست داخل کی تھی جس کی سنوائی کے بعد عدالت نے ٹی ایس ایس پی ڈی سی ایل کو ہدایت دی تھی کہ وہ غیر لائسنس یافتہ کیبل کو نکالنے کے اقدامات کریں۔ عدالت کی ہدایات کے بعد بھی ائیرٹیل اور جیو کمپنی کے براڈ بینڈ لائنوں کو منقطع کرنے کی شکایات موصول ہونے پر سیلولرا? پر یٹرس اسوسیشن ا?ف انڈیا نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ٹی جی ایس پی ڈی سی ایل عدالتی احکامات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے انٹرنیٹ کیبل کو کاٹنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گذشتہ شب چمپاپیٹ' سرورنگرا?' ئی ایس سدن' سکندرا?باد' منی کنڈہ' حبشی گوڑہ' خیریت ا?باد' سوماجی گوڑہ' کوم پلی' بنجارہ ہلز کے علاوہ شہر کے کئی علاقوں میں انٹرنیٹ سربراہی منقطع ہونے کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق دونوں شہروں میں انٹرنیٹ سربراہی منقطع ہونے کے نتیجہ میں بینک کاری نظام کے علاوہ تجارتی سرگرمیوں پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ انٹرنیٹ کو لازمی خدمات میں شامل کئے جانے کے باوجود کی جانے والی اس کارروائی کے سلسلہ میں کہا جارہا ہے کہ دونوں شہروں میں ٹی جی ایس پی ڈی سی ایل کی کارروائیوں کا مقصد شہریوں کو محفوظ برقی سربراہی نظام کو مو?ثر بنانے کے اقدامات ہیں۔

سادہ بیعنامہ پر رجسٹریشن سے 9.74 لاکھ کسانوں کو فائدہ

تلنگانہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم، 10 لاکھ ایکر اراضی کے مالکانہ حقوق طئے ہوں گے

حیدرآباد۔ تلنگانہ ہائیکورٹ کی جانب سے سادہ بیعنامہ کو باقاعدہ بنانے کی اجازت کے نتیجہ میں ریاست کے تقریباً 9.74 لاکھ کسانوں کو فائدہ ہوگا جو گزشتہ 5 برسوں سے دھرانی قانون کے سبب اراضیات کی ملکیت کا حق حاصل کرنے کی جدوجہد کررہے تھے۔ سابق بی آر ایس حکومت نے دھرانی قانون نافذ کیا تھا جس کے تحت سادہ بیعنامہ کی بنیاد پر اراضیات کے رجسٹریشن کی گنجائش نہیں تھی جس کے نتیجہ میں لاکھوں کسان اراضی کی ملکیت کے مسئلہ پر پریشان تھے۔ کانگریس برسر اقتدار آنے کے بعد دھرانی قانون کی جگہ بھو بھارتی قانون نافذ کیا گیا۔ تلنگانہ ہائی کورٹ نے سادہ بیعنامہ کی بنیاد پر رجسٹریشن کی اجازت دی ہے جس کے تحت تقریباً 10 لاکھ ایکر اراضی کے مالکین کا تعین ہوگا۔ اسی دوران تلنگانہ ڈپٹی کلکٹرس اسوسی ایشن کے صدر وی لچی ریڈی اور جنرل سکریٹری کے رام کرشنا نے عدالت کے فیصلہ کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ لاکھوں کسانوں کو راحت ملے گی۔ اسوسی ایشن کے کہنا ہے کہ عدالت کے فیصلہ کسے 13B پروسیڈنگ میں مدد ملے گی اور اراضی تنازعات میں کمی آئے گی۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں واضح کیا کہ 10 نومبر 2020 تک اراضیات کو باقاعدہ بنانے کیلئے دائر کی گئی درخواستوں کی یکسوئی کی جائے۔ تلنگانہ میں عام طور پر یہ روایات دیکھی گئی ہے کہ اراضی کے معاملات یا زبانی طئے ہوتے ہیں یا پھر سادہ کاغذ یا پھر باؤنڈ پیپر تحریر ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بغیر اسی کاغذ کو مالیکان حقوق تصور کیا جاتا ہے۔ ایسی اراضیات جو میوٹیشن یا رجسٹریشن کے ذریعہ ریگولرائیز نہیں کی گئی انہیں سادہ بیعنامہ اراضی کہا جاتا ہے۔

اسمبلی سیشن کے آغاز کے دن ہی 30 اگست کو کابینہ کا اجلاس

حیدرآباد۔ تلنگانہ قانون ساز اسمبلی کے مانسون سیشن کے آغاز کے پہلے دن ریاستی کابینہ کا اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ کابینہ کا اجلاس جو 29 اگست کو مقرر تھا، اسے ملتوی کرتے ہوئے 30 اگست 1 بجے دن اسمبلی کے کانفرنس ہال میں طلب کیا گیا ہے۔ قانون ساز اسمبلی اور کونسل کا

اجلاس صبح 10.30 بجے شروع ہوگا اور اسمبلی میں جوبلی ہلز کے سابق رکن اسمبلی ایم گوپی ناتھ کو خراج پیش کرنے کے بعد اجلاس ملتوی ہوگا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی زیر صدارت کابینی اجلاس میں کئی اہم فیصلوں کا امکان ہے۔ مجالس مقامی میں پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات پر عمل آوری کا جائزہ لیا جائے گا۔ حکومت نے قانونی ماہرین سے مشاورت کے لئے وزراء ؁ کی جو کمیٹی تشکیل دی ہے، وہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ رپورٹ میں تحفظات پر عمل آوری کے لئے قانونی طور پر موجود گنجائش کی سفارش کی جائے گی۔ حکومت نے اسمبلی میں جو بلز منظور کئے تھے، وہ صدر جمہوریہ کے پاس زیر التواء ؁ ہیں۔ وزراء ؁ کی کمیٹی میں ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا، وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی اور وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی ڈی سریدھر بابو شامل ہیں۔ کمیٹی نے حیدرآباد اور نئی دہلی میں قانونی ماہرین سے مشاورت کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کابینہ میں 30 ستمبر تک پنچایت راج اداروں کے انتخابات کو مکمل کرنے کی حکمت عملی طئے کی جائے گی۔ تلنگانہ ہائی کورٹ نے 30 ستمبر تک انتخابات مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ کابینہ میں جسٹس پی سی گھوش کمیشن کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ حکومت مباحث کی بنیاد پر خاطیوں کے خلاف کارروائی طئے کرے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ حکومت اسمبلی میں قرارداد منظور کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سے 42 فیصد تحفظات کی فراہمی کی اپیل کرسکتی ہے۔ قرارداد کے ذریعہ مرکزی حکومت پر دباؤ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ مانسون سیشن مختصر رہے گا کیونکہ پولیس کی جانب سے ریاست بھر میں گنیش فیسٹیول کے انتظامات جاری ہیں۔ ذرائع کے مطابق مانسون سیشن 3 یا 5 دن پر مشتمل ہوگا۔ اسمبلی اور کونسل کی بزنس اڈوائزری کمیٹی ایام کار کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔ کابینہ میں اراضیات، مکانات اور اپارٹمنٹس کی مارکٹ ویلیو پر نظر ثانی کا فیصلہ کیا جائے گا۔ قانون ساز اسمبلی اور کونسل کا مانسون سیشن ہنگامہ خیز ہوسکتا ہے کیونکہ کالیشورم پراجکٹ پر جسٹس پی سی گھوش کمیٹی رپورٹ پر مباحث ہوں گے۔ کانگریس پارٹی کی جانب سے رپورٹ کی بنیاد پر بی آر ایس قائدین کو نشانہ بنایا جائے گا جبکہ بی آر ایس رپورٹ پر اپنے اعتراضات پیش کرے گی۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in